امامُ الائمہ فی الحدیث والفقہ

حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تصنیف وتالیف

چوہدری محمد اسحاق خاں نقشبندی قادری

ناشر

بزم رضویہ لاہور

Marfat.com

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ

امام الائمہ فی الحدیث والفقہ، سراج الامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تصنیف وتالیف

چوہدری محمد اسحاق خاں نقشبندی قادری

ناشر

بزم رضویہ لاہور

Marfat.com

نام کتاب: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

تصنیف وتالیف: چوہدری محمد اسحاق خاں نقشبندی قادری

صفحات: 68

سن اشاعت: ستمبر 2008ء

ہدیہ: 20 روپے برائے تبلیغ ترویج واشاعت

﴿ملنے کے پتے﴾

رائے فقیر محمد: (14-B-1)-رائے ہاؤس کالج روڈ محمد علی چوک، ٹاؤن شپ، لاہور

حافظ صلاح الدین: (صلاح الدین اینڈ سنز) فلاورز لیمپس پینٹنگ شاپ نمبر B-19، 2- شاہ عالم مارکیٹ، لاہور (7662004)

چوہدری محمد اسحاق: 283-سی بلاک گلشن راوی، لاہور (7461962)

محمد سلیم جلالی: (ناظم اعلیٰ بزم رضویہ) 14/37 داتا نگر بادامی باغ، لاہور (0300-4043954)

مجاہد محمد رفیق نقشبندی: مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم کڈہالہ بھمبر آزاد کشمیر

Marfat.com

انتساب

نورفیض سیدی، سندی و مرشدی

حضور سیدنا پیر سید محمد ارشاد حسین شاہ نوری چورا ہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے نام جن کی غلامی کے تصدق فقیر دین کا کام کرنے کے قابل ہوا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فقہ کے بانی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

فقہ اسلامی کی تدوین واشاعت آپ کا عظیم دینی کارنامہ ہے۔

اجتہادی مسائل نے آپ نے اعتدال کی راہ اپنا کر وحدت امت کا درس دیا

نعمان آپ کا نام، کنیت ابوحنیفہ اور امام اعظم لقب ہے۔ ''کوفہ'' امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مولد ومسکن ہے۔ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق اسے ''دارالفضل والفضلاء'' ہونے کا شرف حاصل رہا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ میں سے ایک ہزار پچاس حضرات یہاں مستقل سکونت پزیر ہوئے۔ شیر خدا سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے اس مشہور شہر کو اپنا پایہ تخت بنایا۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اُمت کی اُن برگزیدہ ہستیوں میں ہوتا ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور انعام واکرام سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں علم وعمل اور عقل سلیم عطا فرمائی، آپ کا ظاہر بھی خوب صورت تھا اور باطن بھی، آپ بلند پایہ عالم بھی تھے اور فقیہ بھی۔ امام حماد رحمۃ اللہ علیہ آپ کے خاص الخاص مربی واستاد تھے۔ ان کے علاوہ آپ کے شیوخ واساتذہ کی تعداد کئی ہزار بتائی جاتی ہے اور جب درس وتدریس کا سلسلہ شروع ہوا، تو طالبانِ علوم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے حلقہ درس میں بہ کثرت شریک ہوتے تھے۔ علامہ کردری رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ سو فقہا ومحدثین اور صوفیا ومشائخ کو آپ کے تلامذہ میں شمار کیا ہے۔

فقہ دستورِ اسلامی کی تدوین اور تشکیل نو کے لیے آپ نے 40 فقہا کی ایک قانونی کونسل مقرر

Marfat.com

کی، جس نے طویل مدت میں فقہ حنفی کی صورت میں اسلام کی قانونی و دستوری جامعیت کی لاجواب شہادت مہیا کی اور اس مدت میں جو مسائل مدوّن ہوئے، اُن کی تعداد بارہ لاکھ ستر ہزار سے زائد ہے۔ آپ کی تابعیت پر اجماع ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہ سے نقل روایت بھی ثابت ہے، سیاسی عظمت وبصیرت، سیاست علیٰ منہاج النبوت اور فقہ حنفی کی ترویج واشاعت بہ طور ایک جامع نظام، آپ کا ایک ایسا کارنامہ ہے، جس کی نظیر تاریخ میں ڈھونڈے نہیں ملتی۔

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایسے ستارے ہیں، جس سے رات کو راستہ چلنے والا راستہ پاتا ہے، اور وہ علم ہیں جسے مؤمنین کے دلوں نے قبول کر لیا ہے۔ حضرت ابن عبدالبر مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فقہ میں امام تھے، حسن الرائے والقیاس تھے، باریک سے باریک مسئلے کی تہہ تک پہنچ جاتے تھے، بلا کے ذہین، تخن فہم، عالی دماغ، متقی و پرہیزگار اور نہایت ہی عقلمند تھے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میں بعض ایسی انفرادی وامتیازی خصوصیات ہیں، جن کی وجہ سے وہ دیگر ائمہ مجتہدین میں ممتاز ومنفرد ہیں، ان میں سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ جب امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ہوئی تو بہت سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم حیات تھے، آپ نے متعدد صحابہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی، وہ زمانہ پایا، جس کے خیر ہونے کی شہادت خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا، ''مبارک ہو اُس شخص کے لیے جس نے مجھے دیکھا اور اس کے لیے جس نے اُسے دیکھا، جس نے مجھے دیکھا اور اُس شخص کے لیے جس نے میرے دیکھنے والوں کے دیکھنے والوں کو دیکھا''۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے بلاواسطہ احادیث سنیں، اُن میں حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ بن انس، حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت جابر بن عبداللہ انصاری، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم شامل ہیں، آپ نے ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا سے بلاواسطہ احادیث سنیں، جن کا اسم گرامی حضرت عائشہ بن

Marfat.com

عجز درضی اللہ عنہا ہے۔

برصغیر کے نامور محدث، ناقد اور علم اسماء الرجال کے ماہر علامہ عبدالرشید نعمانی رحمۃ اللہ علیہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی محدثانہ شان اور علمی جلالت کے متعلق لکھتے ہیں۔ ''یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ آج دنیائے اسلام میں احادیث صحیحہ کی سب سے قدیم ترین کتاب امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف کردہ ''کتاب الآثار'' ہے، جسے امام موصوف نے احادیث احکام میں صرف صحیح اور معمول بہ روایات کا انتخاب فرما کر ابواب فقہ پر مرتب کیا اور بعد کے ائمہ اور محدثین کے لیے ایک عمدہ نمونہ قائم فرمایا۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ''تبیض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ'' میں لکھتے ہیں، ''امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ان خصوصی مناقب میں سے کہ جن میں منفرد ہیں، ایک یہ بھی ہے کہ وہی پہلے شخص ہیں، جنہوں نے علم شریعت (احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) کو مدوّن کیا اور اس کی ابواب پر ترتیب کی، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ''موطأ'' میں انہی کی پیروی کی اور اس بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر کسی کو سبقت حاصل نہیں''۔

جب کہ فقہ اسلامی میں امام اعظم ابوحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کو جو مقام حاصل ہوا، وہ کسی اور کے حصے میں نہ آیا۔ آپ نے فقہ اسلامی کی ترتیب و تدوین میں جو عظیم الشان اور قابل فخر خدمات انجام دیں، وہ محتاج بیان نہیں، فقہ حنفی کی بنیاد صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ، خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلوں، قرآن وسنت سے ماخوذ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور تابعین وفقہاء کے فیصلوں اور فتاویٰ پر ہے (شاہ ولی اللہ/الانصاف فی سبب الاختلاف)۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے چار ہزار اساتذہ سے علم دین حاصل کیا، جن میں بیشتر تابعین ہیں، ہزاروں افراد نے آپ سے علم حاصل کیا، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصیت یہ ہے کہ جیسے لائق فائق اور ذہین شاگرد آپ کو ملے، بعد میں آنے والے ائمہ کو نہیں مل سکے، آپ کے

Marfat.com

شاگردوں میں امام ابو یوسف، امام زفر اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ جیسے اصحاب تھے، جو اپنے قیاس اور اجتہاد میں ثانی نہیں رکھتے تھے، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ رحمۃ اللہ علیہ، حفص بن غیاث رحمۃ اللہ علیہ جیسے اصحاب تھے، جو حفظ حدیث اور معرفت حدیث میں انتہائی اعلیٰ مقام رکھتے تھے اور اس میں ان کا کوئی ہمسر نہ تھا۔ اسی طرح آپ کے لائق و فائق تلامذہ میں قاسم بن معن بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم عربیت اور لغت کے امام جیسی ہستیاں ہیں اور داؤد بن نصیر طائی رحمۃ اللہ علیہ اور فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ جیسے زاہد و عابد بھی ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے فقہ کی تدوین کی اور کتابوں کو فقہی ابواب میں ترتیب دیا، اس کے بعد امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے ''موطأ'' کی ترتیب میں یہ طریقہ اپنایا، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے کسی نے ایسا نہیں کیا تھا، کیونکہ صحابہ و تابعین اپنے حفظ پر اعتماد کرتے تھے۔ کتابوں کی ترتیب میں پہلے طہارت سے شروع کیا، اس کے بعد نماز، روزہ، پھر باقی عبادات و معاملات اور میراث پر ختم کر دیا، کیونکہ یہ آدمی کی آخری حالت ہوتی ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی وہ پہلے شخص ہیں، جنہوں نے ''کتاب الفرائض'' اور ''کتاب الشروط'' وضع کی۔ ابوالمؤید خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بابت کہا، ''نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے سارے علوم کو آزمایا، یہاں تک کہ علوم کے پہاڑوں سے اُونچے ہو گئے۔ پھر ان سارے علوم میں علم فقہ تک جا پہنچے، جو بڑی گہرائیوں میں تھا اور مخصوص لوگوں کے پاس تھا۔ ان کی اعلیٰ فطرت نے ان کی رہنمائی کی، حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ تک، پھر ان کے علوم کو جمع کر کے مخلوق خدا کو فتوے دینے لگے۔ تھوڑے ہی زمانے میں فقہ کے سبب ایسے مقام پر پہنچ گئے، جس نے حاسدوں کے حوصلے پست کر دیئے''۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے تلامذہ کو نصیحت کرتے اور حکیمانہ باتیں بتاتے تھے۔ آپ کے بعض تلامذہ سے مروی ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے، جو شخص علم دین، دنیا کمانے کے لیے سیکھتا ہے، وہ علم کی برکات سے محروم کر دیا جاتا ہے، علم اُس کے قلب میں راسخ نہیں ہوتا،

Marfat.com

علم سے وہ کوئی فائدہ نہیں اُٹھاتا اور جو شخص فائدہ نہیں اُٹھاتا اور جو شخص علم دین کے لیے سیکھتا ہے، اُس کے علم میں برکت پیدا کر دی جاتی ہے اور وہ اس کے قلب میں راسخ ہو جاتا ہے۔ اس سے نفع اُٹھانے والے طالب نفع اُٹھاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، جو شخص یہ چاہتا ہو کہ آخرت میں اللہ کے عذاب سے نجات پا جائے، تو اُسے چاہئے کہ دنیا کے عذاب کی پروانہ کرے، جس کا نفس کریم ہو گیا، اُس کے لیے دنیا اور اس کی سب سختیاں آسان ہو جاتی ہیں۔ ابوالمؤید خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر پرہیز گار نہیں دیکھا۔ ایک دن میں نے اُن کو دھوپ میں ایک شخص کے دروازے کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا تو عرض کیا کہ کیا ہی اچھا ہوتا، اگر آپ سائے میں ہو جاتے؟ فرمایا، اس گھر والے پر میرے کچھ درہم قرض ہیں، میں پسند نہیں کرتا کہ اس کے گھر کی دیوار کے سائے میں بیٹھوں۔ یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کون سی پرہیز گاری اس سے زیادہ ہو سکتی ہے؟

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ 80ھ میں پیدا ہوئے اور 150ھ میں وصال فرمایا، ان کی قبر مبارک آج بھی زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ (سعید احمد صدیقی، روزنامہ جنگ لاہور، 18 جولائی 2008ء)

Marfat.com

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فقہی بصیرت اور علمی مقام

آپ کی زندگی قرآن وسنت کی ترویج واشاعت

اور علوم نبوی کی خدمت سے عبارت ہے

فقہ حنفی کے بانی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اسلام کی ان شخصیتوں میں ہوتا ہے، جن کا اسم گرامی تا قیامت آفتاب و ماہتاب کی طرح جگمگاتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات عالی میں زہد وتقویٰ، راست بازی، جود وسخاوت، تہذیب وشرافت، فہم وفراست، ذہانت وفطانت، جیسی بہت سی خوبیاں ودیعت فرمائی تھیں۔ آپ تاریخ اسلام کے وہ جلیل القدر فرزند ہیں۔ جن کے متعلق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی تھی۔

اسلام میں آفاقیت اس لیے ہے کہ وہ فطرت انسانی کی عکاسی اور نمائندگی کرتا ہے۔ یہ صورت کو سیرت سے آشنا کرتا اور خود پرستی سے خدا پرستی تک پہنچاتا ہے۔ اس نظام حیات کے حقیقت پسندانہ اور عادلانہ اصول وقوانین نے نہ صرف عرب کے صحرانشینوں کو متاثر کیا، بلکہ قیصرو کسریٰ کے اساطین کو بھی اپنا حلقہ بگوش بنالیا، دیکھتے ہی دیکھتے کرہ ارض پر سب سے بڑی اسلامی ریاست قائم ہوگئی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ حالات وزمانہ انسان کے فطری میلان ورجحان میں تبدیلی پیدا کرتے رہتے ہیں، اس لیے جدید مسائل کا پیدا ہونا ایک فطری امر ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان مسائل کا حل کتاب وسنت، اجماع اور قیاس سے پیش کیا۔ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس خدمت کو

Marfat.com

اپنا روز و شب کا معمول اور وظیفہ بنایا، ان میں امیر المومنین حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سرفہرست ہیں۔ عہد صحابہ کے بعد جن لوگوں نے بدلتے حالات اور زمانے کے تقاضوں کو محسوس کرتے ہوئے اسلام کے آفاقی پہلوؤں پر کام کیا، ان کے سرتاج و سرخیل امام اعظم نعمان بن ثابت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ تابعین میں پہلی صدی ہجری کی وہ نابغۂ روزگار ہستی ہیں۔ جنہوں نے جدید پیش آنے والے مسائل کا حل اسلام کے اصول و قوانین کی روشنی میں ایسے عمدہ اور یگانہ انداز میں پیش کیا کہ آج تقریباً چودہ سو سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود ان سے بہتر حل ممکن نہیں۔ حضرت امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل اور دیگر ائمہ کرام اپنے فضل و کمال کے باوجود امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے خوشہ چیں رہے، بلکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو واضح الفاظ میں اعلان کرنا پڑا کہ ''ہر فقہ حاصل کرنے والا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا خوشہ چین ہے''۔ آپ کے ہم عصر ایک دوسرے شامی فقیہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پیچیدہ اور مشکل مسائل کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی دینی بصیرت اور علمی عظمت محدثین اور فقہا کے نزدیک مسلم ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دادا استاد ہیں۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ میں ان سے استفادہ کیا، مگر اس کی کلی پیروی نہ کی، بلکہ اس سے آگے بڑھے، کیونکہ حضرت امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف حضرت عبداللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ سے جو کہ کوفہ کے باشندے تھے روایت کی، لیکن مسند امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے روایوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے علم کی دو بڑی درس گاہوں مکی اور مدنی سے بھی خوب استفادہ کیا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دوربین اور دور اندیش نظر و فکر اسلام کی آفاقیت پر مرکوز تھی۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی رفتار زمانہ سے آگہی، فقیہ کے لیے دوسری شرائط کے علاوہ یہ بھی

Marfat.com

ضروری ہے کہ اسے معاملاتِ دنیا اور ارد گرد کے حالات سے بخوبی واقفیت ہو، اسی لیے امام ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ نے روش زمانہ سے ناواقف کو جاہل تک کہا، یعنی جو شخص اہل زمانہ کے حالات سے آگاہ نہیں، وہ جاہل ہے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ چونکہ کپڑے کے بہت بڑے تاجر تھے، مختلف شہروں اور ملکوں میں کاروبار تھا، عام لوگوں کی روش اور ضروریات سے خوب واقف تھے. مجتہد فقیہ مسائل میں عوامی روش اور ضروریات کو پیش نظر رکھتے تھے، لوگوں کے فطری مزاج کے موافق فیصلے دیتے تھے، اس طرح امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ مقبولیت عامہ حاصل کرتی گئی۔

فقہ حنفی کی مجلس مشاورت: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں مسائل کے استنباط کے لیے ایک مجلس مشاورت (بورڈ) تھی۔ مجلس کے سامنے مسئلہ پیش ہوتا۔ بعض اوقات ہفتوں بحث ہوتی۔ اکثر اراکین آپ کے تلامذہ ہوتے۔ صدر الائمہ لکھتے ہیں کہ طویل بحث کے بعد جس قول پر سب کی رائے متفق ہو جاتی اس کے بعد امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اسے اصول میں درج کر دیتے۔ یہاں تک کہ تمام اصول انہوں نے منضبط کر دیئے۔ صدر الائمہ کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے تلامذہ کی باقاعدہ فکری تربیت اور رہنمائی بھی کرتے تھے۔ ان کی اس تربیت کا اثر یہ ہوا کہ فقہاء کی ایک جماعت تیار ہوگئی جو کہ مختلف اسلامی شہروں میں پھیل گئی، اس طرح فقہ حنفی کو پختہ اور آزمودہ کار دماغ مل گئے، جس سے اس کی حیثیت و منزلت کو چار چاند لگ گئے، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اس مجلس مشاورت کے اراکین یہ تھے۔ حضرت امام ابو یوسف، امام زفر، داؤد طائی، اسد بن عمرو، عافیہ، قاسم، علی بن مسہر، علی، حبان بن علی رحمۃ اللہ علیہم ان کے علاوہ کوفہ کے ہم عصر فقہا بھی شرکت کرتے تھے۔ فقہ حنفی کی مقبولیت عامہ کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان ائمہ کے مختلف اذہان سے جب ایک مسئلہ منقح ہو کر نکلتا تو اس کی حیثیت فرد واحد کی سوچ اور فکر سے مختلف ہوتی تھی۔

اسلامی احکام میں لوگوں پر بے جا بار نہیں ڈالا گیا، بلکہ ان کی وسعت ظرف کو ملحوظ نظر رکھا گیا ہے۔ قرآن کریم میں ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کی وسعت سے زیادہ احکام کا بار ان پر نہیں ڈالا،

Marfat.com

بلکہ اس حکیم مطلق کا تو یہ ارشاد ہے: ''وہ انسانوں کے لیے تنگی اور عسرت کو نہیں، بلکہ آسانی کو پسند کرتا ہے''۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایک بالغ عورت اپنے نکاح کی خود مختار ہے، لیکن امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک عورت بالغ ہونے کے باوجود اپنے نکاح میں مختار نہیں، بلکہ ولی کی محتاج ہے اور ولی کو یہ اختیار ہے کہ وہ زبردستی جس سے چاہے، نکاح کرا دے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صنفِ نازک کے بارے میں قرآن کریم کے اصول مساوات کو پیش نظر رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ فقہ حنفی میں نکاح، طلاق و دیگر بہت سے مسائل میں عورتوں کی شہادت کو مردوں کی شہادت کی طرح معتبر قرار دیا گیا ہے۔ جب کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چار عورتوں سے کم کی گواہی مقبول نہیں۔ فقہ حنفی میں ایسی بے شمار خوبیاں ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ باقی فقہوں پر ایک خاص امتیاز اور فوقیت رکھتا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قصداً تارک الصلوٰۃ کافر نہیں، بعض دیگر ائمہ مثلاً امام احمد بن حنبل، امام نخعی اور بعض دیگر ائمہ کے نزدیک وہ کافر ہے۔ فقہ حنفی میں وسعت اور آسانی کی بناء پر اس کے ماننے والے پوری دنیا میں اکثریت کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ اسی لیے متاخرین احناف کا مسلک یہ ہے کہ بعض اوقات بصورت ضرورت دوسرے ائمہ کے مذہب پر فتویٰ جائز ہے۔

فقہ حنفی میں غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ: دین اسلام میں اگرچہ غیر مسلم ذمیوں کے حقوق کا پورا تحفظ موجود ہے، لیکن تمام کلیات اور فروعات میں اس آسانی کی صرف فقہ حنفی نے باقی رکھا ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ذمی (غیر مسلم) کا خون مسلمان کے خون کے برابر ہے یعنی اگر کوئی مسلمان کسی ذمی کو عمداً قتل کر دے تو مسلمان اس ذمی کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ نیز ذمی مسلمان کی طرح تجارت میں آزاد ہے۔ کوئی بھی تجارت کو اپنا سکتا ہے۔ اسی طرح اس سے ٹیکس لیا جائے گا، جس طرح مسلمانوں سے لیا جاتا ہے۔ ذمیوں کے معاملات کے ان کی شریعت کے مطابق فیصلے کیے جائیں گے اور ذمیوں کی شہادت ان کے باہمی معاملات میں مقبول ہوگی۔

Marfat.com

اس سے معلوم ہوا کہ فقہ حنفی میں ان کے ساتھ بڑی فیاضی کا معاملہ ہے۔ چنانچہ اس مسئلے میں کہ جرم کی پاداش میں ذمیوں سے عہد ختم کیا جا سکتا ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صرف اس صورت میں ان سے عہد ختم کیا جا سکتا ہے، جب ان کے پاس جمعیت ہو اور اسے وہ اسلامی حکومت کے مقابلے میں لے آئیں، صرف یہی ایک صورت ہے، جس سے ذمیوں کا عہد ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر کسی نے جزیہ نہ ادا کیا، مسلمان عورت سے زنا کا ارتکاب کیا، کافروں کے لیے جاسوسی کی، مسلمان کو کفر کی ترغیب دی یا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی، ان صورتوں میں وہ سزا کا مستحق ہوگا، لیکن اس کے حقوق کو باطل سمجھ کر باغی نہیں قرار دیا جائے گا۔ سالانہ صرف ایک مرتبہ ان پر تجارتی ٹیکس لاگو ہوگا۔ جب کہ باقی فقہوں میں ذمیوں کو یہ آسانیاں میسر نہیں۔

فقہ حنفی میں مدنیت اور شہریت ہے۔ یہ ہر ترقی یافتہ دور اور ملک میں رواج پذیر ہو سکتا ہے۔ مشہور مورخ ابن خلدون مالکی ہونے کے باوجود فقہ حنفی کی آفاقیت اور قبولیت عامہ کو تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلدین آج عراق، ہندو چین ماوراء النہر اور بلاد عجم میں بکثرت پھیلے ہوئے ہیں، ان کی کثرت کی وجہ دراصل یہ ہوئی کہ اول تو مذہب حنفی نے دارالاسلام عراق میں جنم لیا، جس کو قدرت نے قبولیت عامہ بخشی تھی۔ پھر ان کے شاگردوں نے خلفائے عباسیہ میں تالیفات کے پودے لگا دیئے۔ شافعیوں کے ساتھ ان کے زبردست مناظرے رہے اور وہ عمیق النظر بن گئے۔

فقہ حنفی کا عملی نفاذ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پر مغز علمی اور فکری شخصیت نے مستقبل کے مسائل کو بھانپ کر اپنے حیات ہی میں ایک مجموعہ قوانین مرتب کر لیا تھا۔ جس میں عبادات کے علاوہ دیوانی، فوج داری، تعزیرات، لگان، مال گزاری، شہادت، معاہدات، وراثت و وصیت اور بہت سے قوانین موجود تھے۔ بعض مورخین نے لکھا ہے کہ اس مجموعے کے مسائل کی تعداد 12 لاکھ سے زیادہ تھی۔ عباسی خلیفہ ہارون الرشید کے دور اقتدار میں اسلامی حکومت ایشیائے

Marfat.com

کو چک سے سندھ تک پھیلی ہوئی تھی اور اس میں فقہ حنفی اپنی تمام تر توانائیوں کے ساتھ نافذ و جاری تھا۔ اسی طرح خلاف عثمانیہ اور ہندوستان کی مغلیہ حکومت میں بھی فقہ حنفی ملکی قانون کے طور پر رائج تھا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ عرب، عراق، شام، مصر، لیبیا، ترکستا، ایران، ماوراء النہر، افغانستان، پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش میں کئی سال تک فقہ حنفی ملکی قانون کے طور جاری رہی اور یہ اعزار فقہ حنفی کو حاصل ہے۔ (مفتی غلام دستگیر رخفانی، روزنامہ جنگ لاہور، 18 جولائی 2008ء)

Marfat.com

ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

جن کی عظمت کو ہر دور کے علما اور محدثین نے تسلیم کیا

مشہور مورخ اور محدث علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کئی مرتبہ دیکھا اور اُن سے حدیثیں سنیں۔ اس طرح گویا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک واسطے سے شاگرد ہیں اور تابعی بھی۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور تلامذہ میں قاضی ابو یوسف، امام محمد، امام زفر، امام حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ ہیں۔ فقہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور استاد حماد ہیں۔ جب یہ فوت ہوئے تو ان کی جگہ ان کے بیٹے کو نائب بنایا گیا، پھر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف لوگ مائل ہوئے۔ آپ اپنے استاد کے جانشین مقرر ہوئے۔

فقہی مکاتب کے ائمہ مثلاً امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ تو یہاں تک کہ جب وہ آپ کی قبر مبارک پر حاضر ہوئے، تو انہوں نے رفع یدین نہیں کیا، کسی کے سوال پر جواب دیا کہ ان (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) نے اتنی دین کی خدمت کی ہے کہ مجھے حیا آتی ہے کہ ان کے پاس آ کر میں اپنی فقہ پر عمل کروں۔

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نازیبا الفاظ کہے تو انہوں نے فرمایا کہ تو ہلاک و برباد ہو، تو ایسے شخص کے بارے

Marfat.com

میں بکواس کرتا ہے، جس نے سالوں تک پانچ نمازیں ایک وضو سے پڑھیں، میرے پاس جو بھی علم ہے، یہ انہی سے سیکھا ہوا ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے پچپن حج کیے، خوف خدا کا یہ عالم تھا کہ اسد بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ کا رات کو رونا دور دور تک سنائی دیتا تھا، یہ حالت دیکھ کر آپ کے پڑوسیوں کو ترس آتا تھا۔ حضرت ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کہا جاتا کہ آپ تین دن بعد وفات پا جائیں گے، تو بھی آپ کی عبادت میں کوئی فرق نہ آتا، کیونکہ آپ پہلے ہی اتنی عبادت کرتے تھے جتنی آپ کے بس میں ہوتی۔ غرض اللہ نے جو مقام امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو زندگی میں دیا، وہی مقام ان کی وفات کے بعد بھی برقرار رکھا۔

قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے استاد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ روزانہ ایک قرآن ختم فرماتے تھے اور رمضان میں عید کے دن تک 62 قرآن ختم فرماتے تھے۔

شیخ مکی ابن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ زہد و تقویٰ، پرہیزگاری میں کسی کو نہ پایا۔

روایت کے مطابق ایک شخص جو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بغض رکھتا تھا، اس نے آکر امام صاحب سے سوال کیا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہیں گے، جس کی صفات یہ ہوں۔

☆ وہ جنت کا طالب نہیں۔ ☆ جہنم سے نہیں ڈرتا۔ ☆ خدا کا خوف اسے خوف نہیں۔

☆ مردار کھاتا ہے۔ ☆ بغیر رکوع وسجدے کے نماز پڑھتا ہے۔ ☆ بن دیکھے گواہی دیتا ہے۔

☆ حق سے بغض رکھتا ہے۔ ☆ فتنے سے محبت کرتا ہے۔ ☆ اللہ کی رحمت سے بھاگتا ہے۔

☆ یہود و نصاریٰ کی تصدیق کرتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا کہ تم اُس شخص کو جانتے ہو، اس نے کہا، نہیں مگر میں اس سے زیادہ کسی کو برا نہیں مانتا، اس لیے آپ سے پوچھتا ہوں، پھر امام صاحب نے اپنے شاگردوں سے پوچھا تو سب نے جواب دیا کہ یہ کافروں کی صفات ہیں، مگر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ مسکرائے اور فرمایا: وہ رب سے جنت کا طالب ہے، اسے اللہ سے خوف نہیں کہ وہ اس پر ظلم کرے گا۔ مردار سے مراد وہ مچھلی کھاتا ہے۔ جنازے کی نماز پڑھتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے۔ اس لیے کہ درود کو صلوٰۃ کہتے ہیں۔ بن دیکھے گواہی کا مطلب وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ موت برحق ہے، اس سے بغض رکھتا ہے، تاکہ مزید اللہ کی عبادت کرے۔ فتنے سے مراد مال واولاد ہے۔ بارش رحمت ہے، اس سے بھاگتا ہے، یہود کے اس قول کی تصدیق کرتا ہے کہ نصاریٰ جھوٹے ہیں اور نصاریٰ کی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ یہودی جھوٹے ہیں۔ اس قسم کے ہزاروں واقعات ہیں جو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فہم وفراست اور حاضر جوابی پر دلالت کرتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ خلیفہ وقت نے آپ کو عہدۂ قضا کی پیشکش کی اور یہ خواہش ظاہر کی کہ تمام قاضی آپ کے ماتحت ہوں گے۔ آپ کے انکار پر خلیفہ وقت نے قسم کھائی کہ اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آپ کو قید کر کے سخت اذیت سے دوچار ہونا پڑے گا۔ بالآخر خلیفہ کا حکم نہ ماننے پر منادی کرادی گئی کہ روزانہ آپ کو دس کوڑے لگائے جائیں، آخر اس کے اثر سے آپ کی وفات ہوئی۔ دوسرا سبب مورخین نے یہ بیان کیا ہے کہ آپ کو زہر دیا گیا تھا۔

علوم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ امین، فقہ، زہد، دیانت، فراست کا امام قیامت تک کے لیے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم کا ایک بہت بڑا ذخیرہ چھوڑ کر دنیائے فانی سے رخصت ہوا۔ جب آپ کی وفات ہوئی تو قاضی بغداد حضرت حسن بن عمارہ نے آپ کو غسل دیا، آپ کی نماز جنازہ میں ہزاروں افراد شریک ہوئے۔ کل چھ مرتبہ آپ کی نماز جنازہ ہوئی۔ آخری مرتبہ آپ کے بیٹے حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ نے نماز پڑھائی۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے خیرزان نامی قبرستان کے مشرقی کونے میں دفن کیا جائے۔ جب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین ہو چکی تو یہ آواز تین دن تک سنی گئی کہ ''فقہ جاتی رہی، اب تمہارے لیے فقہ نہیں رہی، خدا سے ڈرو، نعمان رحمۃ اللہ علیہ فوت ہو گیا، اب کون ہے جو راتوں کو عبادت کرے گا، اس وقت جب کہ اندھیرا

Marfat.com

چھا جائے گا''۔(مفتی محمد طاہر مکی حنفی، روزنامہ جنگ لاہور، 18 جولائی 2008ء)

نوائے وقت لاہور، مورخہ 1993-2-9

سیدنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

مضمون: محمد سرور، ص 11

تاریخ اہل حدیث (۱) کے مصنف سیالکوٹ کے مشہور اہلحدیث عالم حافظ محمد ابراہیم میر نے اپنے طبقہ کے عوام کو اپنی کتاب میں تلقین کی ہے کہ وہ بزرگان دین سے (۲) خصوصا ائمہ مقبولین سے حسن ظن رکھیں۔ گستاخی و بے ادبی سے پرہیز کریں کیونکہ اس کا نتیجہ ہر دو جہاں میں موجب خسران اور نقصان ہے۔ پھر میر صاحب نے اپنے استاد مولانا عبدالمنان کا ذکر کیا ہے، مولانا عبدالمنان وزیر آبادی ائمہ دین کا بہت ادب کیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ائمہ دین خصوصاً امام ابوحنیفہ کی جو بے ادبی کرتا ہے اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا۔ (بحوالہ: تاریخ اہلحدیث)۔

۱- غیر مقلدین اگر انصاف سے دیکھیں تو انہیں اعتراف کرنا پڑے گا کہ وہ امور دینیہ میں اور مسائل علمیہ میں مقلدین سے انحراف کرکے دو قدم بھی نہیں چل سکے۔

۲- مذاہب اربعہ کے اختیار کرنے میں عظیم فائدہ اور ان کے ترک کرنے میں بہت بڑا فساد ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمہ

Marfat.com

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (ایم اے پی ایچ ڈی رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ کے نزدیک دین ایک اور صرف ایک ہے اور وہ اسلام ہے (۱)۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے پسند فرمایا (۲)...... اس دین کے علاوہ اللہ کے دربار میں کوئی دین مقبول نہیں (۳) اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دینا چاہتا ہے، اسلام کے لیے اس کا سینہ کھول دیتا ہے (۴)...... اللہ نے اپنے کرم سے ہمارا نام مسلمان رکھا (۵) اور دین ابراہیمی کی پیروی کا حکم دیا اور اس کو مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا (۶) سے تعبیر فرمایا یعنی ابراہیم (علیہ السلام) کا دین جو ہر باطل سے جدا ہے...... اور حضرت ابراہیم علیہ السلام حَنِيْفًا مُّسْلِمًا (۷) فرمایا یعنی ہر باطل سے جدا مسلمان...... اور فرمایا کہ اس سے بہتر کس کا دین ہے جو ابراہیم کے دین پر چلا جو ہر باطل سے جدا ہے، مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا (۸)...... ہر باطل سے جدا اس دین پر چلنے کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت فرمائی (۹)...... اور فرمایا کہ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا کی پیروی کریں (۱۰)...... حضور انور صلی اللہ علیہ

۱- قرآن حکیم، سورۃ آل عمران، ۱۹۔

۲- سورۂ مائدہ، ۳۔

۳- سورۂ آل عمران، ۸۵۔

۴- سورۂ انعام، ۱۲۵۔

۵- سورۂ حج، ۷۸۔

۶- سورۂ بقرہ، ۱۳۵۔

۷- سورۂ آل عمران، ۶۷۔

۸- سورۂ نساء، ۱۲۵۔

۹- سورۂ انعام، ۱۶۱۔

۱۰- سورۂ نحل ۱۲۳۔

Marfat.com

وسلم نے اسی دین حنیف، اسلام کی تکمیل فرمائی اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی دین حنیف، اسلام کو زمانے کی شکست وریخت سے محفوظ رکھا اور ہر باطل سے جدا فرمایا اور اسی دین حنیف کے ماننے والوں کو آج ''حنفی'' کہا جاتا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی نعمان تھا، کنیت ابوحنیفہ اور لقب امام اعظم...... والد ماجد کا نام ثابت تھا..... جب حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد گرامی کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خدمت میں دعا کے لیے حاضر ہوئے تو آپ نے دونوں کی اولاد کے لیے دعا فرمائی۔ اس طرح حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم کی دعاؤں سے سرفراز ہوئے، پھر کیوں نہ ان کے سینے سے اسرار و معارف کے چشمے ابلتے؟...... حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق فارس کے اس جنگجو اور بہادر قبیلے سے تھا جو ہندوستان سے آ کر وہاں بس گیا تھا..... آپ 80ھ بمطابق 699ء میں عراق کے شہر کوفہ میں پیدا ہوئے جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آباد کیا تھا..... وقت کے جابروں نے قاضی القضاۃ کا اہم عہدہ پیش کر کے اس پردے میں آپ کے علم خداداد اور عدل بے مثال کا سودا کرنا چاہا مگر آپ نے عزیمت پر عمل کرتے ہوئے کتاب وسنت کے مقدس علم کو رسوا نہ ہونے دیا اور خوشی خوشی 150ھ بمطابق 768ء میں جام شہادت نوش فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ! بلاشبہ

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ستر برس کی عمر پائی...... بغداد کے مقبرہ خیزراں میں آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے فیض یافتہ تھے، اسی تعلق کی وجہ سے آپ کے صاحبزادے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس پر بڑی عقیدت سے حاضر ہوتے اور جاروب کشی کرتے...... بیشک محبوب کے محبوب سے بھی محبت وعشق کی شرط اول ہے..... اس راز سے قرآن کریم نے پردہ

Marfat.com

اٹھا دیا ہے(۱)۔ کاش سمجھنے والے سمجھیں!..... حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حافظ قرآن تھے، اور علم و دانش سے آراستہ و پیراستہ ہونے کے باوجود تجارت پیشہ تھے، ریشمی کپڑے کی تجارت کرتے تھے، آپ نے علم کو ذریعہ معاش نہیں بنایا..... علم بہت ہی بلند ہے..... کتاب وسنت کے دقائق کی معرفت میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا..... ایک مسئلے کے لیے پورے قرآن اور ذخیرہ احادیث سامنے رکھتے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد ایسا وسیع النظر عالم نظر نہیں آتا، مسلم شریف کی یہ حدیث آپ پر صادق آتی ہے۔

"اگر علم ثریا کے پاس بھی ہو تو اہل فارس کا ایک شخص اس تک پہنچ جائے گا اور اس کو پالے گا"(۲)۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تابعی تھے، آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ..... ایک روایت کے مطابق ان صحابہ کی زیارت سے مشرف ہوئے، حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ بن اوفی، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہم..... ائمہ مجتہدین میں حضرت امام مالک، حضرت امام احمد بن حنبل اور امام شافعی رضی اللہ عنہم آپ کے استدلال کی تعریف کرتے تھے۔ بالخصوص امام شافعی رضی اللہ عنہ کمال ارادت رکھتے تھے اور فرماتے تھے "تمام فقہا ابوحنیفہ کی عیال ہیں"(۳)۔

اکابر اہل سنت و جماعت میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، اور امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہم اللہ تعالیٰ نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات کا اعتراف کیا ہے..... حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہادات کو عام مجتہدین کے اجتہادات سے مقدم رکھا ہے(۴)۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آپ کا اجتہاد و استنباط اس اعلیٰ منزل پر فائز ہے جس کے سمجھنے سے لوگ قاصر ہیں(۵)..... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱- قرآن کریم، سورۂ توبہ، ۲۴۔
۲- مسلم شریف، بحوالہ سوانح امام اعظم از ابوالحسن زید فاروقی (دہلی، ص ۵۹/۵۸)۔
۳- حضرت مجدد الف ثانی، مکتوبات شریف، دفتر دوم، مکتوب نمبر ۵۵۔
۴- شرح سفر السعادہ۔
۵- مکتوبات امام ربانی۔

Marfat.com

نے فرمایا، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ مذہب حنفی ایک بہتر طریقہ ہے (۱)...... امام احمد رضا محدث بریلوی کے نزدیک امام اعظم ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہم سرداران اہل کشف ومشاہدہ ہیں (۲)۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو علوم نبوت اور خاندان نبوت سے خاص لگاؤ تھا...... مخدوم سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی...... آپ نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق ایک عظیم خوشخبری سنائی (۳)...... ایک اور خواب میں دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے آغوش میں لیے تشریف لا رہے ہیں (۴)۔ دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں محبوبیت کی وجہ سے ساری دنیا میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلنے والے ''حنفی'' اس کثرت سے ہیں گویا یہ وہ سوادِ اعظم اور بڑی جماعت ہیں، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی پیروی کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا ''تم سواد اعظم کی پیروی کرو''۔ انسان تقلید کے بغیر ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتا...... وہ زندگی کے ہر شعبے میں تقلید کرتا ہے، تقلید اس کی عادت ثانیہ ہے، اگر کوئی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید نہیں کرنا چاہتا تو ضرور بالضرور کسی نہ کسی عالم کی تقلید کرے گا کیونکہ ایک عام مسلمان کے لیے ممکن نہیں کہ وہ کتاب وسنت کے عظیم ذخیرے کا مطالعہ کر کے اپنی زندگی کے لیے لائحہ عمل تیار کرے...... تو کسی عام عالم کی پیروی کرنے سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ ایسے جلیل القدر امام کی پیروی کی جائے جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی اور جس کی عظمت پر اُمت مسلمہ کے بکثرت اکابر کا اتفاق ہو...... عقل بھی یہی کہتی ہے دل بھی یہی کہتا ہے...... حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت وہی کر سکتا ہے جس کے دل میں نہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہو، نہ اہل بیت اطہار کی، نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مگر وہ یہ دعویٰ ضرور کرتا ہو کہ مجھے قرآن وحدیث سے محبت ہے، میں اللہ کا سپاہی ہوں...... ہاں وہ سعادت مند ضرور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اطاعت وحمایت

۱- عقد الجید۔

۲- فتاوی رضویہ۔

۳- کشف المحجوب، لاہور، ص ۱۵۰-۱۵۱۔

۴- سنن ابن ماجہ، مشکوۃ شریف، مرقاۃ شرح مشکوۃ، کراچی، ص ۳۰۔

Marfat.com

کرے گا جس کا دل حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم، اہل بیت اطہار ازواج مطہرات اور صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کی محبت سے معمور ہو...... اور ان کے نقش قدم پر چلنے کو اپنی سعادت سمجھتا ہو، مولی تعالی ہم کو حق قبول کرنے اور حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین ثم آمین! (احقر: محمد مسعود احمد، کراچی)۔

مسئلہ تقلید:

سیدی ضیاالدین القادری قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں جناب حضرت مولانا محمد سعید شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر لکھا ہے ان کی تصنیف ہے، فضائل درود وسلام کے ص ۸۸، آپ نے اپنی سرگزشت حضرت میاں شیر محمد شرقپور شریف رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ جمعۃ المبارک کے بعد جناب میاں صاحب اپنے مکان کی طرف جارہے تھے کہ میں نے سلام عرض کیا نام دریافت کیا تو عرض کیا نام محمد سعید ہے فرمایا بہت اچھا نام ہے، بیٹھک میں پہنچنے پر فرمانے لگے، بیٹھو میاں صاحب اپنے مکان کے اندر تشریف لے گئے اور ایک کتاب بنام ''انصاف'' مرتبہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا صفحہ ۱۸ نکال کر دے دیا کہ اس کو پڑھو اس میں تقلید کا مسئلہ تھا جب پڑھا تو اس میں لکھا پڑا تھا ''ہندوستان والوں کے لیے واجب ہے کہ حنفی مذہب رہیں''۔

میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر سوال کرنے کے عملاً مسئلہ حل کر دیا تھا ''اتقوا فراست المومن'' کے مزید تحقیق سے نوازا۔

اجتہاد، قیاس، رائے، فقہ تقلید:

(۱) **لیفقھو فی الدین** ''دین کی سمجھ حاصل کریں''۔ سورۃ التوبہ

(۲) **بانھم لا یفقھون** ''کیونکہ وہ سوجھ بوجھ نہیں رکھتے''۔ سورۃ انفال

(۳) **یعلمکم الکتاب والحکمۃ** ''تمہیں کتاب اور پختہ علم سکھاتے ہیں''۔

حکمت سے مراد مفسرین نے فقہ لی ہے۔

(۴) **یوتی الحکمۃ من یشا** ''اللہ حکمت دیتا ہے جسے چاہے''۔

Marfat.com

ومن یوت الحکمة فقد اوتی خیر کثیرا ''اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی''۔
حکمت سے مراد قرآن وحدیث وفقہ کا علم ہے (مدارک، خازن، خزائن العرفان)۔
بیہقی اور دارقطنی میں ہے کہ ایک فقیہ شیطان پر ہزاروں عابدوں سے بھاری ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں ایک ساعت بیٹھ کر فقہ سیکھوں تو میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے اس سے کہ میں شب قدر میں جاگتا رہوں۔ (الطریقۃ المحمدیہ فی بیان السیرۃ النبویہ، ص ۳۶)
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ قسطلانی شرح صحیح البخاری ابن العباس الولید بن ابراہیم سے لکھا ہے۔ ''فقہ حدیث کا ثمرہ ہے''۔
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی ''اے اللہ ابن عباس کو فقیہ بنادے'' (مشکوۃ شریف)۔
حضرت ملا علی القادری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تراسی ہزار مسائل حل فرما کر جس میں اڑتیس ہزار عبادات اور باقی پنتالیس ہزار معاملات کے بارے میں تھے۔ آپ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کو آئے تو عرض کیا۔ السلام علیکم یا سید المرسلین۔ جواب ملا وعلیکم السلام یا امام المسلمین۔ (ترجمہ کشف المحجوب از ملک عنایت اللہ، ص ۱۷۴)
یاد رکھیں عوام قرآن وحدیث اور عربی زبان سے واقف نہیں، وہ نہیں جانتے کونسی حدیث صحیح ہے کونسی ضعیف، کونسی ناسخ اور کونسی منسوخ، کونسی حدیث پہلے کی ہے اور کونسی بعد کی، لہٰذا اس کے سوا چارہ نہیں کہ علماء راسخون کی طرف رجوع کریں اور ان کی تقلید کریں۔
اتبعوا السواد الاعظم فمن شذَّ شُذَّ فی النار۔
''اطاعت کرو بڑے گروہ کی اور جو اس میں سے نکل جائے تو وہ نکالا دوزخ میں''۔
ونتّبع غیر سبیل المومنین نولہ ماتولیٰ و نُصلہ جھنم و سات مصیراً۔
''جو شخص مومنوں کی راہ کے سوا اور راہ طلب کریں پھیریں گے ہم اس کو جس طرف پھرا اور داخل کریں گے ہم اس کو جہنم میں اور بری جگہ ہے پھر جانے کی''۔

Marfat.com

اصحاب کہف کا کتا قطمیر۔

''مومنوں کے ساتھ جنت میں جائے گا''۔(تفسیر روح البیان، جلد۵،ص۲۲۶)

سگِ اصحاب کہف روزے چند
پے نیکاں گرفت و مردم شد

(سعدی رحمۃ اللہ علیہ)

ننانوے افراد کے قاتل نے توبہ کی نیت سے ایک عالم سے مسئلہ دریافت کرنے پر کہا میری بخشش ہوسکتی ہے نہ کا جواب سننے پر اسے بھی قتل کر دیا اب سو افراد کا قاتل مسئلہ پوچھنے کے لیے کسی نیک بستی کی طرف روانہ ہوا اور راستہ کے عین وسط (سنٹر Centre) میں فوت ہو گیا۔ جنت اور دوزخ کے فرشتوں میں تکرار پر ایک انسانی صورت فرشتہ کے کہنے پر فاصلہ ناپا گیا۔ اللہ تعالیٰ نیک بستی والے ٹکڑے کو حکم دیا کہ وہ سکڑ کر چھوٹا ہو جائے اور جدھر سے آ رہا تھا اسے حکم دیا کہ وہ ٹکڑا زمین ذرا لمبا ہو جائے، نتیجہ یہ نکلا کہ وہ نیک بستی کی طرف ایک بالشت قریب تھا۔ لہٰذا اس کی بخشش ہوگئی اور رحمت والے فرشتے اسے جنت لے کر پہنچ گئے۔(ریاض الصالحین ص ۱۹، مطبوعہ مصر، صحیح بخاری، صحیح مسلم، مشکوٰۃ شریف ص۲۰۳)

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نا امیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اور وسیلہ جلیلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے طفیل اگر خلوص نیت عطا کرے تو بیڑہ پار ہو جائے گا بصورت دیگر خطرات سے بچنا بے حد مشکل ہے۔

Marfat.com

اکابر اولیائے کرام جو سیدنا امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں:

(۱) سیدنا ابراہیم بن ادہم (۲) سیدنا شفیق بلخی (۳) سیدنا معروف کرخی (۴) سیدنا فضیل بن عیاض (۵) سیدنا عبداللہ بن مبارک (۶) سیدنا داؤد طائی (۷) سیدنا خلف بن ایوب (۸) سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

آپ کی تقلید کرنے والے جید اولیاء کرام:

(۱) سید علی ہجویری لاہوری (۲) خواجہ غریب نواز چشتی اجمیری (۳) خواجہ بہاؤالدین زکریا ملتانی (۴) خواجہ فرید الدین گنج شکر (۵) خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری (۶) امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ۸۰ھ کوفہ میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ھ بغداد میں رحلت فرمائی۔ کوفہ شریف اور بغداد شریف دونوں جڑواں شہر ہیں۔

علامہ ابن حجر مکی فرماتے ہیں۔

۱۔ حضرت ثابت (امام اعظم کے والد) بچپن میں امام علی بن طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے ثابت اور ان کی اولاد میں برکت کی دعا فرمائی۔

۲۔ امام اعظم کے دادا جان کا نام بھی نعمان تھا وہ نوروز کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خدمت میں فالودہ بھیجا تو انہوں نے فرمایا ''ہمارا ہر دن نوروز ہے''۔

۳۔ امام اعظم کی والدہ ماجدہ سیدہ خدیجہ صغریٰ تھیں، جو کہ امام زین الدین عابدین کی صاحبزادی تھیں۔

۴۔ خود امام اعظم کی اہلیہ محترمہ سیدہ فاطمہ مسکین تھیں، جو حضرت امام جعفر صادق کی صاحبزادی تھیں۔

۵۔ امام اعظم کے صاحبزادے حضرت حماد کا عقد نکاح سیدہ فاطمہ سے ہوا تھا جو حضرت موسیٰ کاظم کی صاحبزادی تھیں۔

Marfat.com

۲۔ حضرت امام اعظم کا تعلق اہل بیت رضی اللہ عنہم کے ساتھ صرف ایمانی اور علمی نہ تھا بلکہ مصاہرت کا تعلق بھی تھا۔ (معارف ابوحنیفہ ص ۶۲، علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ)

قصیدہ نعمانیہ کے ناقدین نوٹ کریں کہ اس قصیدہ کا انکار گزشتہ چودہ صدیوں میں ایک بھی عالم نے نہیں کیا، کچھ لوگ اپنے آپ کو حنفی ظاہر کرتے ہیں لیکن عامۃ الناس کے دل میں وسوسہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے مکروفریب سے بچائے۔ آمین

اہمیت نماز:

مَاسَلَکُمْ فِی سَقَرَ ٥ قالو الم نکُ من المُصلّین ''جنت والے جہنمیوں سے پوچھیں گے تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے، ہم نماز نہ پڑھتے تھے''۔ (مدثر ۴۲-۴۳)

شان رحمۃ اللعالمین:

آپ نے فرمایا صلوا کما رایتمونی اصلی ''نماز پڑھو جیسا تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو''۔ گویا ظاہری ارکان نماز کی ادائیگی قیام رکوع سجدہ قعدہ کا حکم دیا اگر یہ فرمادیتے کہ ایسے نماز پڑھو جیسے میں پڑھتا ہوں تو شاید کوئی بھی اس طرح کی نماز نہ پڑھ سکتا۔ حدیث احسان کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ فانہ' تراکَ ''گویا اللہ کو دیکھ رہے ہو''۔ بصورت دیگر تمہیں اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں نماز کی احسن طریقہ سے ادائیگی کے لیے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہونی چاہئے کہ بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ رب العالمین کے سامنے کھڑا ہے۔ لہٰذا بندہ نہایت مودب بن کر مکمل پاکیزگی اور طہارت کیساتھ ہو اور خشیت الٰہی کو دل میں جاگزین کرے اور کوئی حرکت غیر شرعی نہ کرے اور خیالات کو بھی پراگندگی سے بچانے کی کوشش کرے۔ اب ذرا تاریخ ادائیگی نماز کو نوٹ کریں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بنفس نفیس نمازیں پڑھائیں اور تمام ضروریات نماز سے آگاہ فرمایا، آپ کی شان کہ میں تمہیں پیچھے سے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ آگے سے اور دوسری حدیث کہ میں تمہارے خشوع وخضوع جس کا تعلق دل سے ہے اس سے بھی واقف ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اک نگاہ پاک سے صحابہ کی مکمل

Marfat.com

تربیت فرما دی۔ آپ کے وصال کے بعد علیٰ الترتیب سیدنا صدیق اکبر، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان ذوالنورین اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم کو مسجد نبوی شریف میں صحابہ کو جماعت کے ساتھ نمازیں تقریباً چالیس سال تک پڑھاتے رہے۔ جیو پولٹیکل (Geo Political) صورتحال کے پیش نظر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سلطنت اسلامی کا دارالخلافہ کوفہ میں شفٹ کر دیا اور آپ کوفہ شریف میں صحابہ اور تابعین کو نمازیں پڑھاتے رہے۔ صاحب علم لوگوں کو یاد ہوگا کہ آپ کس قدر توجہ الی اللہ کے ساتھ نمازیں ادا کرتے تھے، آپ کے فرمان کہ تیر جسم سے اس وقت نکال لینا جب میں نماز میں مشغول ہو جاؤں اور مجھے زخم کی تکلیف محسوس ہی نہ ہو۔ کوفہ کے گورنر سمیت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مشہور فقہی صحابی ایک ہزار پانچ سو سے زائد صحابہ کرام کوفہ شریف میں آباد ہو چکے تھے۔ ان پندرہ سو صحابہ میں بہت سے صحابہ بدری اور بیعت الرضوان والے صحابہ تھے۔ تابعین کی تو کثرت تھی آپ کے طریقہ نماز سے سب لوگ کماحقہ واقف تھے اور ادائیگی نماز کے طریقے میں کوئی ذرہ بھر بھی اختلاف نہ تھا۔

سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ خلفاء راشدین کے زمانہ سے ملحق ہے آپ تابعی ہیں اور اس وقت تابعین کی کثرت کوفہ شریف میں موجود تھی۔ اس طرح آپ کے نماز پڑھنے کے طریقے اور فقہی لحاظ سے فرائض واجبات سنن اور مستحبات کی پوری نشاندہی ہو چکی تھی اور خود بھی ۱۵۰ھ تک اسی طرح نمازیں باجماعت ادا کرتے رہے۔ یعنی دوسری صدی ہجری کا پہلا نصف ۱۵۰ھ تک۔

ائمہ محدثین کا ترتیب زمانہ اور وہ بھی زیادہ تر ایشیا کوچک ماورالنہر کا دور افتادہ علاقہ اور رسل و رسائل کا ذریعہ صرف اونٹ، قلمی تحریر اور اس وقت تک کاغذ ایجاد نہیں ہوا تھا۔

(۱) امام ابوحنیفہ	۸۰ھ سے ۱۵۰ھ	
(۲) امام مالک	ولادت	۱۹۴ھ
(۳) امام شافعی	ولادت	۱۹۲ھ
(۴) امام احمد بن حنبل	ولادت	۱۹۲ھ

Marfat.com

(۵)امام بخاری ولادت ۱۹۴ھ

(۶)امام مسلم ولادت ۲۰۴ھ

(۷)امام داؤد ولادت ۲۰۲ھ

(۸)امام ترمذی ولادت ۲۰۹ھ

نوٹ: جملہ ائمہ محدثین ہر اس شخص سے جو ننگے سر ہوتا تھا اس سے حدیث قبول نہیں کرتے تھے، آج کل ننگے سر نماز پڑھنے والے اور اہلحدیث کہلوانے والے حضرات نے اس سے آگاہی حاصل کریں اور خلاف سنت طریقہ چھوڑ کر ہمیشہ سر کے اوپر ٹوپی یا عمامہ سے نماز کی ادائیگی کریں۔

اب یہ بات اظہر من الشمس ہے یہ تیسری صدی ہجری کا زمانہ ہے اور سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ سے تقریباً ایک سو سال (پوری ایک صدی بعد) اب کوئی شخص کسی ایک محدث کا حوالہ دے کر یا چند احادیث پڑھ کر نماز کے مسائل بیان کرے، جبکہ احادیث کی جملہ کتب تقریباً ایک ہزار میں کسی ایک میں بھی نماز کے تمام مسائل کا تفصیلاً ذکر نہیں صرف اجمالاً ملے گا۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مسائل نماز تفصیلاً بیان فرمائے ان کو نظر انداز کرنا تاریخی حقائق کو جھٹلانے کی ناکام کوشش ہے۔ حدیثوں کے مطابق نماز پڑھنے کا دعویٰ کرتے ہیں، عجیب بات ہے اور ناقابل اعتماد ہے ''شنیدہ کے بود مانندِ دیدہ'' اور سننا بھی ایک دور افتادہ لوگوں سے ایک سو سال کے عرصہ بعید کے بعد، ہر معقول انسان اس استدلال کو فوراً قبول کرے گا کہ نماز کا جو طریقہ فقہ حنفی کا ہے وہ بدرجہ اتم مستند اور معتبر اور جید علما کے ربانی اور اولیاء کرام جن کا باطن ظاہر سے کئی گناہ زیادہ مصفیٰ ہوتا ہے وہ تمام اس پر عمل پیرا رہے ہوں تو بابا بلھے شاہ کے اس قول پر بات ختم کر دینی مناسب ہے۔

عالم فاضل میرے بھائی

اینان پاپڑھیاں جان کھپائی

استغفر اللہ تعالیٰ ربی من کل ذنبٍ و اتوبُ الیہ۔

؎ شافعی مالک احمد امام حنیف، چار باغِ امامت پہ لاکھوں سلام۔

Marfat.com

یہ حقیقت ہے کہ کچھ لوگ حنفی کہلواتے ہیں، حنفی طریقہ پر نماز ادا کرتے ہیں لیکن ان کے عقائد وہابیہ ہیں جس پر جناب سید پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (سیف چشتائی) اور صدر جمعیت العلما ہند شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند حسین احمد مدنی (الشہاب الثاقب) میں وضاحت کی گئی ہے۔

صحیح طریقہ اپنائیں، تاکہ مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت قائم رہے، فکری اتحاد فروغ پائے اور عمل و کردار کے اتحاد کا باعث بنے اور فرقہ واریت ختم ہو۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی حاضر جوابی:

قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد اتنا پڑھا، اللھم صلی علی محمد تو سجدہ سہو واجب ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ درود شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر ہوگئی۔ اس واسطے اگر اتنی دیر تک ساکت (کچھ نہیں پڑھا) رہتا ہے۔ جب بھی سجدہ سہو واجب ہوتا جیسے قعدہ و رکوع وسجود میں قرآن شریف پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے حالانکہ وہ کلام الہٰی ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، حضور نے ارشاد فرمایا درود شریف پڑھنے والے پر تم نے کیوں سجدہ سہو واجب بتایا، عرض کی اس لیے کہ اس نے بھول کر درود شریف پڑھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جواب کی تحسین فرمائی۔

اس سے یہ مسئلہ بھی واضح ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عدم توجہگی سے درود پڑھنے سے بچنا چاہئے۔ حاضر و ناظر سمجھ کر کم از کم روضہ انور کا تصور کر کے نہایت ادب و احترام اور انکساری سے درود شریف پڑھنا چاہئے تاکہ شرف قبولیت پائے۔

سوئے دریا تحفہ آوردم صدف
گر قبول افتد زہے عز و شرف

اگر کوئی بھی شخص انصاف اور دیانتداری کے ساتھ مندرجہ حقائق کا تجزیہ کرے تو اسے یہ ماننا پڑے گا کہ ناجی گروہ صرف ''اہل سنت واہل جماعت'' ہے باقی تمام گروہ شذ فی النار کا مصدق ہے۔ عاقبت کی فکر کرنا داں کے قیامت آنے والی ہے۔ فاعتبروا یا اُولو الابصار

Marfat.com

سورۃ الجمعہ:

هو الذی بعث فی الامیّن رسولاً منهم یتلوا علیهم آیٰته ویزکیهم و یعلمهم الکتٰب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین0 وآخرین منهم لما یلحقوا بهم وهو العزیز الحکم 0 ذالك فضل الله یوتیه من یشاء والله ذوالفضل العظیم 0

''وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں بیشک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے ہیں اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے اور وہی عزت و حکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے''۔

غور سے نوٹ فرمائیں''وآخرین منهم لما یلحقوا بهم ''سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے اوروں کو پاک کرتے ہیں اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے یعنی ان کے زمانہ سے ملحق ہیں معمولی عربی دان بھی سمجھ سکتا ہے کہ''وآخرین منهم لما یلحقوا بهم ''کا فاعل بھی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیا شان ہے ہمارے آقا و مولیٰ کی اور کتنی وسعت ہے ان کے اختیارات کی کہ بعد میں آنے والوں کو بھی پاک صاف کر کے علم و حکمت عطا فرماتے ہیں اگرچہ ظاہراً ان میں موجود نہیں۔ یہ مسئلہ نص قطعی سے ثابت ہے منکرین عبرت پکڑیں۔

اللہ تعالیٰ نے اول عرب پیدا کئے اس دین کو تھامنے والے پیچھے عجم میں ایسے کامل لوگ اٹھے۔ بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ نے یہ جملہ''لما یلحقوا بهم ''پڑھا تو لوگوں نے عرض کیا وہ کون لوگ ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ نے جواب نہ دیا پھر سوال کیا تیسری بار حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر جو ہم میں موجود تھے

Marfat.com

ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ ایمان اگر ثریا تک چلا جائے تو انہیں سے لوگ اس کو پالیں گے یعنی اگر دنیا سے ایمان آخر آسمان تک بھی پہنچ جائے مطلب یہ کہ اُس کا لینا مشکل ہو جائے تو ابنائے فارس کے لوگ اُس کو حاصل کر لیں گے، مقصد یہ کہ آنے والے لوگوں سے غیر عرب جمیع امم مراہیں خواہ وہ اہل فارس ہوں یا اہل روم اور اس لیے آپ نے قیصر و کسریٰ وغیرہ کو دعوت اسلام کے نامے لکھے، مجاہد وغیرہ سب کا یہی قول ہے۔ اس حدیث کی پیش گوئی کے مطابق بالخصوص اہل فارس میں سے بڑے بڑے نامور اسلام پیدا ہوئے، اُنکی مساعی جمیلہ کی ابتک امت محمدیہ مشکور ہے اور یہ بشارت امام ابوحنیفہ اور ان کے تلامذہ (شاگردوں) پر صادق آئی، جیسا کہ جلال الدین سیوطی وغیرہ نے بھی اقرار کیا، رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جملہ فقہا کرام امام اعظم کی معنوی اولاد ہیں نیز فرمایا کہ میں نے امام اعظم ابوحنیفہ سے بڑا فقیہہ کسی کو نہیں دیکھا۔ (الخیرات الحسان)

نیز فرمایا امام ابوحنیفہ سے برکت حاصل کرتا ہوں، جب کبھی مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے تو میں امام ابوحنیفہ کی قبر مبارک کے پاس دو رکعت نماز ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کرتا ہوں تو وہ دعا جلدی قبول ہو جاتی ہے۔ (درمختار، ردالمختار)

سرکار داتا گنج بخش قدس سرہ نے فرمایا کہ ملک شام میں حضرت بلال حبشی صحابی رضی اللہ عنہ جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن تھے کے روضہ مبارک پر سو رہا تھا میں نے اپنے آپ کو مکہ مکرمہ میں پایا اور دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے اندر تشریف لائے ہیں اور ایک معمر شخص کو اٹھایا ہوا ہے جیسے کہ بچوں کو اٹھاتے ہیں اور حضور ان پر شفقت فرما رہے ہیں۔ میں فرط محبت سے دوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہوا اور آپ کے **پاؤں مبارک کو بوسہ دیا** اور براہ تعجب سوچنے لگا یہ بزرگ آدمی کون ہے اور یہ شفقت کیسی ہے؟ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطور معجزہ میرے باطنی خطرہ پر مطلع ہوئے اور فرمایا یہ تیرے امام اور تیرے ملک کے امام ابوحنیفہ ہیں چنانچہ اس خواب سے یہ عیاں ہوا کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں سے ہیں

Marfat.com

جو اپنے اوصاف طبع سے فانی اور احکام شرع کے ساتھ باقی ہیں اور ان کے ساتھ قائم ہیں۔ امام اعظم کو اوصاف طبع سے نکال کر لے جانے والے خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غلطی نہیں ہو سکتی تو جو شخص آپ کے ساتھ ہو بلکہ آپ نے اٹھایا ہو اس سے بھی غلطی نہیں ہو سکتی۔ (کشف المحجوب، ص ۸۶)

''لما يلحقوا'' کی مزید تفسیر الحدیث خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر اسے سے ملا ہوا اور پھر اسی سے ملا ہوا یعنی آپ کا زمانہ مبارک جس کی قسم اللہ تبارک وتعالیٰ سورہ عصر میں ''والعصر'' کہہ کر کھائی اور پھر زمانہ صحابہ کرام اور پھر زمانہ تابعین، سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ چونکہ تابعی ہیں اس طرح آپ کا زمانہ بھی خیر کا زمانہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن بسر راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس نے میری زیارت کی اور مجھ پر ایمان لایا، خوشخبری ہے میرے صحابہ اور تابعین کی زیارت کرنے والے ایمانداروں کے لیے ان سب کے لیے بشارت اور حسن انجام ہے۔ (ابن حجر مکی امام، الصوعق المحرقہ ص ۶، حوالہ طبرانی وحاکم)

اب مقدم اور موخر کو سمجھیں سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ متقدمین میں سے ہیں جبکہ تمام مشہور محدثین بخاری ومسلم وغیرہ متاخرین میں سے ہیں۔ باوجود بزرگی اور افضلیت متقدمین ان کی روایات کو نہ ماننا اور متاخرین کی روایت کو مقبول سمجھنا ترجیح بلا مرجح بلکہ ترجیح مرجوع ہے۔ جو خلاف عقل ہی نہیں بلکہ ''خیر القرون'' کی مذکورہ حدیث کا انکار اور نفی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

خیر القرون قرنی کی ایک تشریح یہ بھی ہے کہ قرنی چار حروف پر مشتمل ہے۔ ق، ر، ن، ی یہ چاروں حرف پہلے چار خلفا راشدین کے اسمائے مبارکہ کے آخری حروف کی نشاندہی کرتے ہیں۔

صدیق......ق، عمر......ر، عثمان......ن، علی......ی، قرنی (ق ر ن ی)

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ الکریم الامین الرؤف

Marfat.com

الرحیم و علیٰ آله و اصحابه اجمعین برحمتك یا ارحم الرحمین و بفضلك دیکرملك یا اکرم الکرمین اللهم ربنا آمین بحرمت طهٰ و یٰسین،

این دعا از من و از جمله جهاں آمین بار۔

وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

غالب کے اس مصرع سے ذرا اور پرتخیل پروازی بتا رہی ہے کہ چونکہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا چلنا بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک سے ہے۔ لہٰذا گرنے اور پھسلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے چلنے کے کفیل ہیں، اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ 16 جولائی 622ء کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم خدا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر ہجرت کی تین رات غار ثور میں قیام پذیر رہے، غار ثور تقریباً تین میل کی بلندی پر واقع ہے نہایت دشوار گزار راستہ ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک زخمی دیکھ کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ ان کے کندھوں پر سوار ہو جائیں تا کہ مشقت کم ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا صدیق اکبر کو نواز دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا کہ سیدنا اکبر کے پاؤں کے نیچے اپنے پر بچھا دو۔ اول تو زمین کے اوپر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے نشان لگنے بند ہو گئے اور ثانیاً جبرئیل امین کے پروں کی وجہ سے سیدنا صدیق اکبر کے پاؤں کے نشان بھی زمین پر ظاہر ہونا ختم ہو گئے۔ کھوجی جب اس مقام پر پہنچے تو سر پٹک کر رہ گئے کہ اس سے آگے پاؤں کا کھرا غائب ہے آگے جانے کا کیا فائدہ؟ ادھر مکڑی نے غار کے منہ پر جالا تن دیا اور کبوتری نے انڈے دے دیئے۔ اس قادر مطلق اور حی و قیوم کی قدرت کاملہ کی پوری جھلک ملاحظہ کریں۔ غار ثور میں وحی الٰہی ''اذیقول لصاحبه لاتحزن ان الله معنا '' سیدنا صدیق اکبر کی صحابیت کی اولیت کے لیے نص قطعی وارد ہے اور پھر ان الله معنا اللہ تعالیٰ ہم دونوں کے ساتھ ہے۔ نص یہ بھی واضح کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے سیدنا صدیق اکبر کو بھی میسر ہو گئی۔

Marfat.com

اللہ اکبر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔

فضل اللہ تبارک وتعالیٰ کی وہ عطا ہے جس کا محنت اور کوشش سے کوئی واسطہ نہیں ہے:

بن مانگے دیا اور اتنا دیا کہ دامن میں سمایا نہیں

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں ہے کہ ''ہم تو فضلی ہیں''، یعنی تمام تر انحصار اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم پر ہے انہی محنت وریاضت کا ذکر تو درکنار خیال بھی لا انا گناہ سمجھتے ہیں آپ نے محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا خرقہ دیا تھا جس سے سومناتھ (شومنات، منات نامی بت کی مورتی) سترہویں حملہ میں اس چغہ کی برکت سے فتح ہوا تھا۔ آپ نے محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے واپسی غزنی پہنچنے پر یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں تھی اگر تو سارے ہندوستان کی فتح مانگتا تو تجھے عطا کر دی جاتی میرے چغہ کی صحیح قدردانی نہیں ہوئی۔

عام طور پر لوگ دنیاوی مال ودولت کو فضل تصور کرتے ہیں اور بڑی بلند (بلڈنگ) اور پلازوں پر ''ھذا من فضل ربّی ''لکھواتے ہیں۔ یہ عام معنوں میں تو درست ہے لیکن مذکورہ بالا نص کے مطابق نہیں، جس میں واضح طور پر کتاب وحکمت کی تعلیم کو فضل قرار دیا گیا ہے اور قرآن کریم کی دوسری آیت اس کی موئید ہے۔ ''مَن یُوتی الحکمۃ فقد اُوتیٰ خیر کثیراً'' قرآن الکریم اور احادیث مبارکہ کی صحیح تفہیم کو حکمت کہا گیا ہے اور اسی کو فقہ کہتے ہیں اور حکم بھی ہے کہ تفقہ فی الدین ''دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرو''۔

گزشتہ اڑھائی سو سال کی انگریز کی غلامی میں امت مسلمہ پہ عقیدہ راسخ کر دیا گیا کہ ہر وقت تلاوت کرتے رہو اور عمر بھر معانی سمجھنے کی ہرگز کوشش نہ کرو، تلاوت کا ثواب یقینی ہے، میں اس کا انکاری نہیں لیکن قرآن الکریم کے متعلق ہمارے آقا ومولیٰ کا ارشاد ہے۔

خیر کم من تعلّم القرآن و علمہ ''تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو قرآن الکریم سکھائے اور سیکھے'' آپ نے تقرا نہیں فرمایا تعلّم فرمایا یہ ایک باریک علمی نکتہ ہے، خود سمجھیں اور

Marfat.com

احباب کو بھی سمجھا کر عمل پیرا ہوں۔

یار من ترکی ومن ترکی نمید انم

یار من عربی ومن عربی نمید انم

آب آب کر مویوں بچڑا فارسیاں گھر گالے

جے میں جاندی پانی منگدا بھر بھر دیندی پیالے

پڑھیں فارسی بیچیں تیل یہ دیکھو قدرت کے کھیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور قرآن الکریم کی تلاوت کے فیوض و برکات کا میں دل و جان سے قائل ہوں ، فراست مومن حاصل ہو، صرف تلاوت پر اکتفا نہیں کرنا چاہئے اس کو سمجھنے اور عمل کرنے میں کئی گنا زیادہ اجر و ثواب ملے گا اور چار ہزار درجے بلند اور صرف تسمیہ کی تلاوت سے چھہتر ہزار نیکیوں کا ثواب، چھہتر ہزار گناہ معاف اور چھہتر ہزار درجے بلند، سبحان اللہ یہ رب کریم کی عطا ہے۔ سورہ فاتحہ اس میں ستائیس کلمات اور ایک سو چالیس حروف ہیں ۔ سب علوم قرآن میں جمع کر دیئے گئے اور تمام علوم قرآن سورۃ فاتحہ میں جمع کر دیئے گئے ۔

فرقہ ناجیہ:

احیاء العلوم جلد ثالث مطبوعہ مصر۔ **من هم قال اهل السنة و الجماعة ما انا عليه و اصحابى** (وہابیہ دیابنہ کے **امام اسماعیل دہلوی تذکیر الاخوان** ص ۴۷)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کے عقیدوں اور رسم و عادات اور عبادت کے مطابق اپنا عقیدہ اور عبادت اور رسم و عادات درست رکھے وہ سچا سنی مسلمان سنت کے موافق ہے۔

وہابیہ اور دیابنہ کے امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں اس حدیث سے مراد کہ نجات پانے والا گروہ اہلسنت و جماعت ہے ۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۳، ص ۳۷۵)

ومنهم اميون لايعلمون الكتب الا امانى وانهم الا يظنون (سورۃ البقرہ آیت

Marfat.com

نمبر ۷۸)۔"اوران میں کچھ ان پڑھ ہیں کہ جو کتاب کونہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لینا"۔امانی امنیہ کی جمع ہے اوراس کے معنی ہیں زبانی پڑھنے کے،حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ کتاب کونہیں جانتے مگر صرف زبانی پڑھ لینا بغیر معنی سمجھے(خازن)اس آیت کا اطلاق اکثر قارئین قرآن الکریم پر ہوتا ہے۔جس کی عملی مثال یہ ہے کہ صبح بعض مساجد سے بچوں کو جلدی بھیجنے کے لیے اعلان ہوتا ہے اور خیر من تعلم القرآن کا حوالہ دیا جاتا ہے۔بچوں کو پڑھانے والا قاری خود بھی علوم قرآن سے واقف نہیں وہ بھی عربی زبان نہیں جانتا اس سے عربی زبان جاننے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

کچھ راہ عمل بھی چل روایت ہی نہ کر
احسان بھی مان شکایت ہی نہ کر
آیات کے کچھ نہ کچھ معانی بھی سمجھ
قرآن کے لفظوں کی تلاوت ہی نہ کر

(سیدنا نصیر گیلانی مدظلہ)

بہتر ہے کہ شیروں کو سکھا دیں رمِ آہو
باقی نہ رہے شیر کی شیری کا فسانہ
کرتے ہیں غلاموں کو غلامی پہ رضامند
تاویل مسائل کو بناتے ہیں بہانہ

(حضرت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمہ)

فرائض وواجبات کی ادائیگی کے بعد بقیہ وظائف میں درود شریف کی کثرت کرنے والے کے لیے خوشخبری **فیکفی هماك ويغفر لذنبك** "تمہاری تمام حاجات بغیر مانگے پوری ہوں گی اور تمہارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے"۔

من صلى علي مرةً فتح الله له بابا من العافية "جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا

Marfat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لیے عافیت کا دروازہ کھول دیتا ہے''۔

تجلی کو سوالیوں کی خود ضرورت ہوتی ہے۔ حسن خود بن ٹھن کے سامنے آتا ہے کہ کوئی اس پر فریفتہ ہو۔ کنت کنزاً مخفیاً فاجبت ان اعرف فتحلفت نور محموداً صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سنیوں کی عمومی بے عملی پر مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کا نوحہ

اہل سنت بہر قوالی و عرس
دیوبندی بہر تصنیفات و دروس
خرچ سنی بر قبور و خانقاہ
خرچ نجدی بر علوم و درسگاہ

اقبال کا نظریہ اجتہاد اور عصری تقاضے:

قرآن الکریم کا یہ ارشاد کہ زندگی ایک مسلسل تخلیقی عمل ہے۔

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار

مثنوی ''رموز بے خودی'' کے باب درمعنی ایں کہ ''در زمانہ انحطاط'' تقلید از اجتہاد اولیٰ است بغور مطالعہ کریں۔

اجتہاد اندر زمان انحطاط
قوم را برہم ہمی پیچد بساط
ز اجتہاد عالمان کم نظر
اقتدا بر رفتگاں محفوظ تر

اسرار محبت را ہر دل نہ بود قابل
دُر نیست بہر دریا زر نیست بہر کانے

Marfat.com

طلب کسب الحلال فریضۃً بعد الفریضہ ''حلال روزی حاصل کرنے کی کوشش فرض کے بعد فریضہ ہے۔

ھو انشاکم من الارض و استعمر کم فیھا (سورۃ ہود:۶۱)''اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور اس میں تمہیں بسایا''۔ استعمر یا تو عمران سے بنا ہے یا عمر سے عمران بمعنی آبادی یعنی زمین کو تم نے آباد کیا۔ حضرت امام الجصاص رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں اس میں زراعت شجر کاری اور مکانات کی تعمیر سے زمین کو آباد کرنے کے وجوب پر دلیل ہے۔

مومن کی نماز، فعل کی شرعی اور فقہی اصطلاحات:

منجانب امر		منجانب نہی
فرض: اس کا کرنا نہایت نہایت ضروری	مقابل	حرام: جس کا چھوڑنا نہایت نہایت ضروری ہے۔
واجب: اس کا کرنا نہایت ضروری ہے	مقابل	مکروہ تحریمی: جس کا چھوڑنا نہایت ضروری ہے۔
سنت موکدہ: اس کا کرنا ضروری ہے بہت ثواب ملتا ہے	مقابل	اسائت: جس سے بچنا ضروری ہے۔
سنت غیر موکدہ: اس کا کرنے والا ثواب پائے گا	مقابل	مکروہ تنزیہی: جس کے کرنے پر عذاب نہیں۔
مباح: وہ کام کا کرنا چھوڑنا دونوں برابر ہوں	مقابل	خلاف اولیٰ: جس سے بچنا بہتر ہے کر لیا تو مضائقہ ہے۔

آلہ پیمائش: پیمانہ، معیار، مقیاس، چوڑائی یا موٹائی ناپنے کا آلہ۔

نماز کی صحیح ادائیگی ہوئی یا نہیں اس کو جانچنے کے لیے مندرجہ فقہی اصطلاحات میں غیر مقلدین کے علما نے جس طرح نماز ادا کرنے کا طریقہ بتلایا، وہ اس کی تقلید کرتے ہیں کیونکہ ہر شخص عالم نہیں اور نہ ہی قرآن وحدیث پڑھا ہوا ہے اور نہ ہی عربی زبان اور گرائمر جانتا ہے۔ اس معنی وہ بھی میں اس عالم کے مقلد ہیں لیکن اس کے برعکس فقہا و محدثین کی تقلید کروڑوں نہیں اربوں درجہ بہتر ہے۔ فرق صرف غیر شعوری مقلد اور شعوری مقلد کا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ اہل سنت و جماعت فقہ حنفی کے شعوری مقلد ہیں۔ غیر مقلدین کے ہاں مذکورہ اصطلاحات نہیں اگر کہیں سے دکھا بھی دیں تو یہ اس کی تقلید کرتے ہیں لیکن اپنے آپ کو مقلد کہلوانے میں شرم محسوس کرتے ہیں کس قدر کم فہمی اور

Marfat.com

نامعقولیت ہے آسانی سے اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ آج کل کے سائنسی دور میں ہر چیز کو جانچنے کے لیے آلات یعنی میٹر گیج اور گیجٹ موجود ہیں۔ لہٰذا معیار اور مقیاس کو ماننا بہت ضروری ہے۔ اس کے بغیر آپ صحیح نتیجہ اخذ نہیں کر سکتے اور نہ ہی حتمی رائے اور فیصلہ کر سکتے ہیں۔

توبہ **پیدا** کرنے والا گناہ **تکبر پیدا** کرنے والی عبادت سے **افضل** ہے (تفسیر نورالعرفان ص ۹۳۹)۔ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا گندم کھالینا، ابلیس علیہ اللعنت کی تمام عبادات سے افضل ہے۔ مومن اور کافر میں ہمیشہ سے اختلاف رہا ہے اور رہے گا۔

قرآن الکریم اور **بزرگوں کی طرف پیٹھ** کرنا نہ چاہتے کیونکہ یہ بھی توہین ہے۔

بھارتی مسلمان گائے کی قربانی نہ کریں۔ دارالعلوم دیوبند مظفر نگر (روزنامہ جنگ لاہور، مورخہ 06-01-3)۔ دیوبند نے بھارتی مسلمانوں سے کہا ہے کہ عید الاضحیٰ کے موقع پر گائے کی قربانی نہ کریں پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے مطابق دارالعلوم کی جانب سے جاری کردہ کتابچے میں کہا گیا ہے کہ **ہندوؤں کے جذبات کا خیال رکھا جائے**۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان العظیم و بحمدہ استغفر اللہ

قصیدہ نعمانیہ:

یا سید السادات جئتک قاصدا
ارجو رضاک واحتمی بحماک
واللہ یا خیر الخلائق انّ لی
قلبا مشوقا لا یروم سواک
انت الذی لولاک ما خلق امرأ
کلا ولا خلق الوریٰ لولاک
وبک الخلیل دعا فعادت نارہ
بردا وقد خمدت بنور مناک

Marfat.com

والله یا یسن مثلک لم یکن
فی العالمین وحق من انباک
یا اکرم الثقلین یا کنز الوریٰ
جُد لی بجودک وارضنی برضاک
صلی علیک الله یا علم الہدیٰ
مامن مشتاق الیٰ مشواک
یا مالکی کن شافعی فی فاقتی
انی فقیر فی الوریٰ لغنک

(۱) اے سرداروں کے سردار میں آپ کے حضور آیا ہوں۔ آپ کی خوشنودی کا امیدوار، آپ کی پناہ کا طلبگار۔

(۲) اللہ کی قسم اے بہترین خلائق مرا دل صرف آپ کی محبت سے لبریز ہے وہ آپ کے سوا کسی کا طالب نہیں۔

(۳) آپ اگر نہ ہوتے تو پھر کوئی شخص ہرگز پیدا نہ کیا جاتا۔ اور اگر آپ مقصود نہ ہوتے تو یہ مخلوق پیدا نہ ہوتی۔

(۴) آپ ہی کے وسیلہ سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے دعا کی۔ ان کی آگ سرد ہوگئی وہ آگ آپ کے نور سے بجھ گئی۔

(۵) خدا کی قسم اے یسٰن لقب آپ جیسا تو تمام مخلوق میں نہ کوئی ہوا ہے نہ ہوگا قسم ہے اس کی جس نے آپ کو سربلند کیا۔

(۶) اے تمام موجودات سے بزرگ و برتر، اے حاصل کائنات مجھے اپنی بخشش وعطا سے نوازیئے اور اپنی خوشنودی کی مسرت بخشئے۔

(۷) اے ہدایت کے علم سربلند! مشتاقان زیارت کے شوق بے حد کے مطابق قیامت تک

Marfat.com

مہ کا درود وسلام آپ پر نازل ہوتا رہے۔

(۸) اے میرے مالک میری کمیابی میں میری شفاعت فرمائیں، بے شک میں فقیر ہوں آپکے دربار میں حاضر ہوں تاکہ آپ درمان فرمائیں۔

کفر کافر را دین دیندار را

یک قطر عشق عطار را

(حضرت فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ)

سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم

چونکہ قائم بذات اند مباین نیند و بخود استقلال ندارند چنانچہ صورتِ زید کہ در آئینہ منعکس شود میتواں گفت کہ این صورت نہ عین زید ست ونہ غیر زید نوشتہ بودند کہ وارد شدہ است اِنَّ اللہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ بازیچون وبچگونہ وبے شبہ وبے نمونہ میگویند جائے حیرانی است مخدوما ہیچ جائے حیرانی نیست آنچہ از دین بقطع وتواتر ثابت شدہ است بآن اعتقادِ راسخ باید داشت واین قسم الفاظ را از ظاہر صرف باید نمود یا علم آنرا بحق سبحانہ حوالہ باید کرد در اعتقاد مجمع علیہ شبہہ راراہ نباید داد حق سبحانہ حضرت آدم را عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بکمالاتِ خویش آراستہ کرد وبصفاتِ خود موصوف ساخت ومرآتِ اَتم گردانید پس مشارکتے ومشابہتے اورا عَلَیْہِ السَّلَامُ بآنحضرت پیدا شد ہرچند آن مشابہت آئینہ اوراسم بود وآن مشارکت وصورت باشد نہ در حقیقت مثلا علم ممکن را در جنبِ علم واجب تعالیٰ چہ مقدار ست وقدرتِ اورا با قدرتِ او تعالیٰ کدام اعتبار وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاسِ سَائِرُ الصِّفَاتِ پس باعتبار این مشابہت صوری ومناسبت اسمی بر سبیل تجوز وتشبیہ میتوان گفت اِنَّ اللہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ اینجا لطیفہ ایست دقیق در لفظ عَلٰی صُوْرَتِہٖ گویا ایمائے ست بآنکہ این مشارکت ومناسبت در صورت ودر اسم ست نہ در حقیقت چہ این کمالات واوصاف کہ در ممکن ست در جنب صفات وکمالات واجبی باعتبار اختلاف آثار گویا حقیقت دیگر دارند وماہیت مختلف شرکتے نیست مگر در نام وصورت۔

مکتوبات معصومیہ ۲۲۷، طبع جدید حسین حلمی بن سعید استنبول ترکی

Marfat.com

سید نذیر نیازی مرحوم بتایا کرتے تھے کہ اس روز علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش تھے۔

آپ شاید نہ جانتے ہوں کہ سید نذیر نیازی علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے پسندیدہ اور محترم استاد مولوی میر حسن کے بھتیجے تھے اور مولوی میر حسن، جن کا تعلق سیالکوٹ سے تھا علامہ اقبال کے وہ استاد تھے جن کے بارے میں علامہ اقبال نے کہا تھا کہ وہ ''سر'' کا خطاب تب قبول کریں گے جب برطانوی حکومت ان کے استاد مولوی میر حسن کو بھی خطاب سے نوازے، جب حکومت نے اعتراض کیا کہ مولوی صاحب کی کوئی کتاب اور تصنیف نہیں ہے تو علامہ نے برجستہ جواب دیا تھا کہ ''میں ان کی تصنیف ہوں''، چنانچہ حکومت کو مولوی میر حسن کی خدمت میں شمس العلماء کا خطاب پیش کرنا پڑا۔ سید نذیر نیازی کو علامہ اقبال کا قرب حاصل تھا اور علامہ کے آخری چند برسوں میں نیازی صاحب تقریباً ہر روز ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور رات گئے تک علامہ کے علم وفضل سے استفادہ کرتے تھے۔

میری جوانی کے دور میں سید نذیر نیازی سے مسلسل ملاقاتیں رہیں، جن میں وہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی حاضر جوابی، بذلہ سنجی، بصیرت اور دور بینی کے واقعات سنایا کرتے تھے، کیونکہ وہ علامہ کی روحانی، علمی اور سیاسی بصیرت کے چشم دید گواہ تھے۔ سید نذیر نیازی کا کہنا تھا کہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ محمد علی جناح سے متاثر تھے اور کہا کرتے تھے کہ آپ ان کے مغربی لباس اور ظاہر پر نہ جائیں، جناح اندر سے سچے مسلمان اور راسخ العقیدہ انسان ہیں، چنانچہ جس روز قائداعظم محمد علی جناح نے بندے ماترم جیسے مسلمان دشمن ترانے پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے ''مشرکانہ'' (Idolatrous) قرار دیا اور ان کی تقریر اخبارات میں شائع ہوئی تو اس روز علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے کیونکہ ایسی بات وہی شخص کر سکتا تھا جس کا باطن عقیدے سے منور ہو۔ سید نذیر نیازی نے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے لاتعداد ملاقاتوں کو ڈائری کی شکل میں اپنی کتاب ''اقبال کے حضور'' میں پیش کیا ہے۔ جسے اقبال اکادمی نے چھاپا ہے۔ نیازی صاحب نے اپنی

Marfat.com

کتاب کے صفحہ نمبر 135 پر 2 فروری 1938ء بروز چہار شنبہ کی حاضری کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے "یوں دیکھنے میں حضرت علامہ بہت ہشاش بشاش نظر آتے تھے (ان دنوں علامہ بہت علیل تھے اور 1938ء میں ہی ان کا انتقال ہوگیا) جب علامہ نے حسب معمول سوال کیا کہ ملک کے حالات کیا ہیں تو راجہ صاحب نے دہلی کے مسلم لیگ اجتماع کا ذکر چھیڑ دیا، کہنے لگے کہ جناح کی زبان سے دین کا لفظ کیسا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ رحما دروزنامہ انقلاب لے آیا اور میں نے علامہ کے ارشاد پر بڑے بڑے عنوانات پڑھ کر سنانا شروع کر دیئے۔ ارشاد ہوا قائداعظم کی پوری تقریر پڑھ کر سناؤ۔ میں نے تقریر ختم کی تو حضرت علامہ نے بڑی مسرت کا اظہار فرمایا، ارشاد ہوا دو باتوں سے جی بہت خوش ہوا ہے۔ ایک تو جناح کے اس کہنے پر کہ بندے ماترم سے شرک کی بو آتی ہے، دوسرے اس پر کہ ہندی ہندوستان کی تحریک (جو نہرو نے شروع کر رکھی تھی) دراصل اردو پر حملہ ہے اور اردو کے پردے میں بالواسطہ "اسلامی تہذیب" پر حملہ ہے"۔

نوجوان نسل کو یاد دلانے کے لیے بندے ماترم کا پس منظر بیان کرنا ضروری ہے تاکہ انہیں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی مسرت کا راز سمجھ میں آسکے۔ 1877ء میں آریا سماج تحریک شروع کی گئی تھی، جس کا ایک مقصد مسلمانوں اور ہندوستانی عیسائیوں کو ہندو مذہب میں واپس لانا تھا۔ 1882ء میں چیٹر جی نے اپنا مشہور ناول انندا ماتھ شائع کیا جس کا ایک ایک لفظ مسلمانوں کی نفرت سے لبریز تھا۔ اس ناول میں کالی دیوی کے بچوں کا ذکر تھا جو تلوار ہاتھ میں لیے مسلمانوں کے ہر نقش کو مٹانے کے درپے تھے۔ ناول کے یہ بچے مسلمانوں کے گاؤں جلاتے، لوٹتے اور تباہ کرتے تھے۔ ناول کا تھیم یہ تھا کہ انگریز ہندوؤں کو مسلمانوں کی غلامی سے نجات دلانے آئے ہیں اس لیے ان سے تعاون ضروری ہے، بندے ماترم اس ناول کا ترانہ تھا جو ہندوؤں کی مسلمانوں کے لیے نفرت کی غمازی کرتا تھا اور بت پرستی پر مبنی تھا۔

1937ء میں جب کانگریس آٹھ صوبوں میں انتخابات جیت کر حکومتیں بنانے میں کامیاب ہوئی تو اول تو کانگریس نے ان صوبوں میں مسلمانوں کا ناطقہ بند کر دیا انہیں اقتدار میں شریک

Marfat.com

کرنے سے انکار کر دیا اور ان پر ملازمتوں کے دروازے بند کر دیئے۔ دوسری طرف سکولوں میں بندے ماترم کا ترانہ، کانگریس کے جھنڈے کو سلامی اور مہاتما گاندھی کے بت کی پرستش لازمی قرار دے دی جو مسلمان بچوں کو کسی قیمت پر بھی گوارہ نہ تھی۔ کانگریس کی ان پالیسیوں کے خلاف شدید ردعمل ہوا جس نے مسلمانوں میں یہ احساس بیدار کرنے میں اہم کردار سرانجام دیا کہ اگر کانگریس انگریزوں کی موجودگی میں مسلمانوں کو یوں کھلم کھلا نشانہ بنا رہی ہے اور انہیں مذہبی، تہذیبی، اقتصادی اور سیاسی طور پر تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہے تو پھر انگریزوں کی رخصتی کے بعد کیا کیا گل کھلائے گی، کانگریس کے ڈھائی سالہ دور حکومت میں جو زیادتیاں، بے انصافیاں اور مظالم مسلمانوں سے روا رکھے گئے ان کا پیرپور رپورٹ میں تفصیل سے ذکر موجود ہے۔

1938-39ء میں جناح نہرو خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ چنانچہ نومبر 1939ء میں قائداعظم نے کانگریس کے ساتھ سمجھوتے کے لیے جو پانچ شرائط پیش کیں ان میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مسلمان بچوں کو بندے ماترم کا ترانہ پڑھنے کے جبر سے آزاد کیا جائے وغیرہ وغیرہ۔ کانگریس نے حسب معمول قائداعظم کی شرائط کو مسترد کر دیا، چنانچہ جب دسمبر 1939ء میں کانگریسی وزارتوں کا خاتمہ ہوا تو مسلم لیگ نے سارے ملک میں جوش و خروش سے یوم نجات منایا۔ تحریک آزادی کا ایک طالب علم ہونے کی حیثیت سے میں محسوس کرتا ہوں کہ آٹھ صوبوں میں ڈھائی سالہ کانگریسی دور حکومت 1939-1937ء نے مسلمانوں میں ایک علیحدہ اور آزاد وطن کے مطالبے کا شعور پیدا کرنے میں سب سے اہم کردار سرانجام دیا اور ان میں یہ احساس بیدار کیا کہ ان کے قومی، تہذیبی، اقتصادی اور مذہبی وجود کو قائم رکھنے کے لیے ایک آزاد ملک کا حصول ناگریز ہے۔ 1939ء میں ہی قائداعظم نے وائسرائے کو ملاقاتوں میں یہ واضح کر دیا تھا کہ کانگریسی رویے کو دیکھ کر وہ مسلمانوں کے لیے الگ وطن کے قائل ہو چکے ہیں۔ اس پس منظر میں مسلم لیگ نے 23 مارچ 1940ء کو لاہور میں قرارداد پاکستان منظور کی اور پھر حصول پاکستان کو اپنی حتمی منزل قرار دے دیا۔ قیام پاکستان اللہ تعالیٰ کا انعام عظیم تھا۔ جو 15-14 اگست 1947ء کی

Marfat.com

درمیانی شب ماہ رمضان کی ستائیسویں یعنی ''شب قدر'' کو وجود میں آیا۔ افسوس کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے اس انعام کی وہ قدر نہیں کی جس کا وہ مستحق تھا۔ علاقائی اور نسلی منافرتوں کی راکھ پر تحریک پاکستان کا جذبہ پروان چڑھا تھا جو ہماری قومی یکجہتی کی ضمانت تھا۔ بدقسمتی سے آج پاکستان پھر سے علاقائی اور نسلی تعصبات کی آماجگاہ بن چکا ہے اور ہماری قیادت کے دیوالیہ پن نے ملکی استحکام کو داؤ پر لگا دیا ہے۔ اس وقت ہمیں پھر سے ایک ایسے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ضرورت ہے جو پاکستان کو صحیح معنوں میں پاکستان بنائے اور پاکستان کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرے۔ (روزنامہ جنگ لاہور، 14 اگست 2008ء)۔ کالم: صبح بخیر، ڈاکٹر صفدر محمود

Marfat.com

تقدیس الوہیت اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

علامہ محمد عبدالحکیم قادری رحمۃ اللہ علیہ

وم لا ینفع مال و لا بنون0 الاّ من اتی اللہ بقلب سلیم ۔

''جس دن بیچوں کوان کا سچ نفع دے گا...... جس دن مال کام آئے گا نہ بیٹے، سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قلب سلیم لے کر حاضر ہوا''۔

امام احمد رضا بریلوی دلائل دینے پر آتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ دلائل و براہین کا سیل رواں جاری ہے، تنقید کرتے ہیں تو مدمقابل بے بس، لاچار اور دم بخود کھڑا نظر آتا ہے، تازیانے برساتے ہیں، تو جلال کی بجلیاں چمکتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں، کہیں ناصحانہ اور مشفقانہ انداز اختیار کرتے ہیں تو حریر و پرنیاں کا سماں باندھ دیتے ہیں، غرض یہ کہ وہ ہر انداز اور ہر حربہ اختیار کرتے ہیں تاکہ مخالفین میرے رب قدوس پر امکان کذب کا دھبہ لگانے سے باز آجائیں۔

نصیحت کا انداز ملاحظہ ہو، جس میں ادبی چاشنی بھی ہے اور اخلاق کی حلاوت بھی، فرماتے ہیں۔

ہاں اے وہ سوراخو! جو سر کے دونوں طرف گوہر سماعت کے کان بنے ہو...... جن پر ہوا کی موجیں نیسان سخن سے بارور ہو کر مہین مہین پھوہار سے آوازوں کا جھالا برساتی...... اور ان قدرتی سیپوں میں ان ننھی ننھی بوندیوں سے سننے کے موتی بناتی ہیں...... کیا تم میں کوئی القی السمع وھو شہید (جو کان لگائے اور حاضر دل والا ہو) کے قابل نہیں؟

Marfat.com

ہاں اے گوشت کے وہ صنوبری ٹکڑو! جو سینے کے بائیں پہلوؤں میں ملک بدن کے تخت نشین ہو...... جن کی سرکار میں آنکھوں کے عرض بیگی، کانوں کے جاسوس بیرونی اخبار کے پرچے سناتے......اور خرد کے وزیر، فہم کے مشیر اپنی روشن تدبیر سے نظم ونسق کے بیڑے اٹھاتے ہیں......کیا تم میں کوئی **یستمعون القول فیتّبعون احسنہ** (جو بات کو سنتے ہیں اور بہترین بات کی پیروی کرتے ہیں کا قائل نہیں؟

جان برادر! یقین جان، تعصب باطل واصرار عاطل کا وبال شدید ہے......آج نہ کھلا تو کل کیا بعید ہے؟

اختلاف کا پس منظر اور پیش منظر

مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھ دیا کہ "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی ولی وجن وفرشتے جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے"۔

اس پر بطل حریت علامہ فضل حق خیر آبادی نے تنقید کرتے ہوئے کہا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام صفات کاملہ میں مثل اور نظیر محال ہے۔

امام احمد رضا بریلوی اس پس منظر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

آپ کو یاد ہو کہ اصل بات کا ہے پر چھڑی تھی؟ ذکر یہ تھا کہ حضور پُر نور سید المرسلین، خاتم النبین، اکرم الاولین والاخرین صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل وہمسر، حضور کی جملہ صفات کمالیہ میں شریک برابر محال ہے، کہ اللہ تعالیٰ حضور کو خاتم النبین فرماتا ہے اور ختم نبوت نا قابل شرکت تو امکان مثل مستلزم کذب الٰہی اور کذب الٰہی محال عقلی۔

منزہ عن شریک فی محاسنہ
فجو ہر الحسن فیہ غیر منقسم

اس پر اس سفیہ نے جواب دیا کہ کذب الٰہی محال نہیں، ممکن ہے کہ خدا کی بات

Marfat.com

جھوٹی ہو جائے۔

شہید جزیرہ انڈیمان، علامہ فضل حق خیرآبادی نے تقویۃ الایمان کی مسئلہ شفاعت اور امکان نظیر سے متعلق عبارت کے رد میں پہلے تین چار صفحات لکھے، مولوی محمد اسمٰعیل دہلوی نے یکروزہ میں اس کا جواب دینے کی کوشش کی تو تحقیق الفتوی لکھی، اس کے جواب میں مولوی حیدر علی ٹونکی نے کچھ لکھا تو علامہ نے عظیم الشان کتاب امتناع النظیر لکھی، اس کتاب کی عظمت و جلالت اور دلائل کی قوت و فروانی کا یہ عالم ہے کہ آج تک کسی بڑے سے بڑے عالم اس کا جواب دینے کی جرات نہ ہو سکی۔

کچھ ایسا ہی حال امام احمد رضا بریلوی کی تصنیف جلیل سبحٰن السبوح اور دیگر رسائل مبارکہ کا ہے کہ آج تک کسی کو ان کا جواب دینے کی ہمت نہیں ہو سکی، کہنے دیجئے کہ دن دونوں نابغہ روزگار ہستیوں نے **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھنے کا انسانی طاقت و ہمت کے مطابق حق ادا کر دیا۔

امام احمد رضا بریلوی نے پہلے ہی فرما دیا تھا اور صحیح فرمایا تھا۔

> اس مسئلہ میں فقیر کا ایک کافی و وافی رسالہ مسمی بہ سُبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح مدت ہوئی چھپ کر شائع ہو چکا اور گنگوہیوں، دیوبندیوں وغیرہم وہابیوں کسی سے اس کا جواب نہ ہو سکا، نہ انشاء اللہ العزیز قیامت تک ہو سکے گا۔ **حقت علیھم کلمۃ العذاب بما کذبوا ربھم و بما کانوا یفسقون** ۔

لدھیانہ کے مولوی محمد بن عبد القادر نے ایک رسالہ تقدیس الرحمٰن عن الکذب والنقصان لکھا اور اس میں امکان کذب کا دلائل سے سخت رد کیا، حالانکہ وہ دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے۔

مولانا عبد السمیع بیدل رامپوری خلیفہ مجاز حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے انوار ساطعہ میں لکھا:

> کوئی جناب باری عز اسمہ کو امکان کذب کا دھبا لگاتا ہے۔

اس کا جواب دیتے ہوئے براہین قاطعہ میں کہا گیا کہ ہم نے یہ کوئی نیا مسئلہ تو نہیں نکالا،

Marfat.com

خلف وعید میں تو قدیم اختلاف چلا آ رہا ہے، اس سے پہلے گزر چکا کہ اول تو محققین خلف وعید کے قائل ہی نہیں اور جو قائل ہیں وہ شدومد سے امکان کذب کا انکار کرتے ہیں، پھر یہ جواب کس طرح صحیح ہو سکتا ہے؟...... خلف وعید کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن گناہوں پر سزا سنائی ہے انہیں معاف فرمادے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بے شمار مجرموں کو معاف فرمادے گا، اب اگر خلف وعید کا معنی جھوٹ ہے تو معاذ اللہ! ثم معاذ اللہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بالفعل جھوٹا ہو جائے گا اور یہ یقینی بات ہے کوئی مسلمان ایسا عقیدہ نہیں رکھ سکتا۔

بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی، ایک شخص کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ واقع ہے، نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الخبیثۃ اس کے بارے میں مولوی رشید احمد گنگوہی سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس شخص کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہئے۔ اللہ اکبر! لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس سے بڑھ کر کیا اندھیرا ہوگا اور کیا گمراہی ہوگی؟

مولانا نذیر احمد خاں لکھتے ہیں۔

رسالہ صیانۃ الناس مطبوع مطبع حدیقۃ العلوم، میرٹھ ۱۳۰۷ھ کے آخری ورق میں یہ فتویٰ مولوی رشید احمد گنگوہی کا مطبوع ہو چکا ہے اور ان کے ہاتھ کا اصل فتویٰ لکھا ہوا اور ان کی مہر کی ہوئی بھی ہمارے پاس موجود ہے، اس کی عبارت تھوڑی سی یہ ہے۔

بعض علماء وقوع خلف وعید کے قائل ہیں اور یہ بھی واضح ہے کہ خلف وعید خاص ہے اور کذب عام ہے، کیونکہ کذب بولتے ہیں خلاف واقع کو، سو وہ گاہ وعید ہوتا ہے، گاہ وعدہ، گاہ خبر اور سب کذب کے انواع ہیں اور وجود نوع کا جنس کو مستلزم ہے، اگر انسان ہوگا تو حیوان بالضرور ہوگا، لہٰذا وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے، اگرچہ بضمن کسی فرد کے ہو، پس بناء علیہ اس ثالث کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کی شان کریمی دیکھئے کہ ایسے لوگوں پر آسمان نہیں ٹوٹ پڑا۔

یاد رہے کہ براہین قاطعہ دراصل مولوی رشید احمد گنگوہی کی تصنیف ہے جو مولوی خلیل احمد

Marfat.com

انبیٹھوی کے نام سے شائع ہوئی۔

حکیم عبدالحی لکھنوی، مولوی رشید احمد گنگوہی کی تصانیف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

والبراهين القاطعة فى الرد على الانوار الساطعة للمولوى عبدالسميع الرامفورى، طبع باسم الشيخ خليل احمد السهارنفورى۔

مولوی عبدالسمیع رامپوری کی تصنیف انوار ساطعہ کا رد براہین قاطعہ، یہ کتاب (مولوی رشدی احمد گنگوہی کی تصنیف ہے، لیکن) مولوی خلیل احمد سہارنپوری کے نام سے چھپی۔

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی جامعہ عباسیہ (اب جامعہ اسلامیہ) بہاولپور میں مدرس تھے، جونہی براہین قاطعہ چھپی اس کی قابل اعتراض عبارات کی بناء پر علماء اہل سنت نے شدید ردعمل کا اظہار کیا، قصور کے نامور فاضل جلیل مولانا غلام دستگیر قصوری نے انبیٹھوی صاحب کو مناظرے کا چیلنج دیا، ماہ شوال ۱۳۰۶ھ میں بہاولپور جا کر مناظرہ کیا اور مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کو شکست فاش دی، مناظرے کے حکم نواب محمد صادق عباسی، والئی بہاولپور کے پیر و مرشد حضرت خواجہ غلام فرید، چاچڑاں شریف تھے، انہوں نے فیصلہ دیا کہ دیوبندی علماء کے عقائد ان وہابی علماء سے ملتے ہیں، جو برصغیر میں خلفشار کا باعث بنے ہوئے ہیں، اس فیصلے کے بعد نواب صاحب نے مولوی خلیل احمد کو ریاست سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

اس مناظرہ کی روئداد تقدیس الوکیل کے نام سے چھپ چکی ہے، جس پر علماء حرمین شریفین کے علاوہ شیخ الدلائل مولانا عبدالحق مہاجر مکی اور حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی کی تصدیقات ثبت ہیں۔

استاذ زمن مولانا احمد حسن کانپوری نے امکان کذب کے رد میں رسالہ مبارکہ تنزیہ الرحمٰن عن شائبۃ الکذب والنقصان لکھا، اس کے جواب میں مولوی محمود حسن دیوبندی نے جهد المقل دو جلدوں میں لکھی، جس میں انہوں نے نہ صرف جھوٹ کو اللہ تعالیٰ کے لیے ممکن قرار دیا، بلکہ تمام

Marfat.com

عیوب اور قبائح کو ممکن قرار دے دیا۔

چنانچہ لکھتے ہیں۔

افعال قبیحہ کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ، مقدور باری، جملہ اہل حق تسلیم فرماتے ہیں، کیونکہ خرابی ہے تو ان کے صدور میں ہے، نفس مقدوریت میں اصلاً کوئی خرابی نظر نہیں آتی۔

ایسے ہی ایک قول پر امام احمد رضا بریلوی کی تیز تنقید ملاحظہ ہو۔

کیسی صاف روشن تصریح ہے کہ نہ صرف کذب بلکہ ہر عیب و آلائش کا خدا میں آنا ممکن، واہ بہادر! کیا نیم گردش چشم میں تمام عقائد تنزیہ و تقدیس کی جڑ کاٹ گیا، عاجز، جاہل، احمق، کاہل، اندھا، بہرا، ہکلا، گونگا، سب کچھ ہونا ممکن ٹھہرا، کھانا پینا، پاخانہ پھرنا، پیشاب کرنا، بیمار پڑنا، بچہ جننا، اونگھنا، سونا بلکہ مرجانا، مر کے پھر پیدا ہونا سب جائز ہو گیا۔

غرض اصول اسلام کے ہزاروں عقیدے جن پر مسلمانوں کے ہاتھ میں یہی دلیل تھی کہ مولیٰ عزوجل پر نقص وعیب محال بالذات ہیں دفعۃً سب باطل و بے دلیل ہو کر رہ گئے۔

مولانا حکیم سید برکات احمد ٹونکی نے عربی میں **الصمصام القاضب لراس المفتری علی اللہ الکذب** اور مولانا مفتی محمد عبداللہ ٹونکی نے **عجالۃ الراکب فی امتناع کذب الواجب** لکھ کر عقیدہ امکان کذب کا رد بلیغ فرمایا۔

حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا بریلوی نے چھ قیمتی رسائل لکھ کر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عظمت و جلالت کے پرچم لہرا دیئے اور اس کی تنزیہ و تقدیس کے ایمان افروز بیانات سے مسلمانوں کے دلوں کو ہی نہیں دماغوں کو بھی روشن کر دیا۔ ان کے باطل شکن دلائل کا مطالعہ کرتے وقت روح پر اہتزازی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، بلاشبہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے جھوٹ اور دیگر عیوب و

Marfat.com

نقائص کوممکن مان کر بلند بانگ دعوے کرنے والوں کے منہ میں لگام دے دی ہے اللہ تعالیٰ ان کی قبرانور کومنور فرمائے۔

چند خوانی حکمت یونانیاں
حکمت ایمانیاں ہم راہم بخواں
سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح

ذات سبوح جھوٹ ایسے قبیح عیب سے پاک ہے، اللہ تعالیٰ کے جھوٹ کے محال ہونے پر تمام اہل سنت اشاعرہ اور ماتریدیہ ہی نہیں بلکہ معتزلہ کا بھی اجماع ہے۔

لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے
گلہ نہیں ہے مرید رشید شیطان سے
کہ اس کے وسعت علمی کا لاغ لے کے چلے
ہر اک اپنے بڑے کی بڑائی کرتا ہے
ہر اک مُغبچہ مُغ کا ایاغ لے کر چلے
مگر خدا پر جو دھبہ دروغ کا تھوپا
یہ کسی لعین کی غلامی کا داغ لے کے چلے
وقوع کذب کے معنی درست اور قدوس
ہٹے کے پھوٹے عجب سبز باغ لے کے چلے
جہاں میں کوئی بھی کافر سا کافر ایسا ہے
کہ اپنے رب پہ سفاہت کا داغ لے کے چلے
پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شوربہ ہی سے کھائے
بٹیر ہاتھ نہ آئی تو زاغ لے کے چلے

Marfat.com

رضا کسی سگ طیبہ کے پاؤں بھی چومے
تم اور آہ اتنا دماغ لے کے چلے

(حدائق بخشش)

سفاہت، بیوقوفی   لاغ، سند   مغ، شراب کا پیالہ

علامہ اقبال بامقصد زندگی کی روشن مثال

حضرت علامہ نے شیخ عبدالقدوس گنگوہی کا قول نقل کیا ہے کہ ''محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم فلک پر تشریف لے گئے اور پھر لوٹ بھی آئے، خدا کی قسم میں جاتا تو ہرگز واپس نہ آتا''۔

شعور ولایت اور شعور نبوت کا فرق واضح ہے صوفی نہیں چاہتا کہ واردات اتحاد میں اسے جو لذت اور سکون حاصل ہے اسے چھوڑ کر واپس آئے۔ برعکس اس کے نبی کی باز آمد تخلیقی ہوتی ہے۔ Creative/Innovative وہ اس واردات سے واپس آتا ہے تو اس لیے کہ زمانے کی رو میں داخل ہو جائے اور پھر ان قوتوں کے غلبہ و تصرف سے جو عالم تاریخ کی صورت گر ہیں مقاصد کی ایک نئی دنیا پیدا کرے۔ صوفی کے لیے لذت اتحاد ہی آخری چیز ہے لیکن انبیاء کے لیے اپنی ذات کے اندر نفسیاتی قوتوں کی بیداری جو دنیا کو زیروزبر کر سکتی ہیں اور جن سے کام لیا جائے تو جہاں انسان دگرگوں ہو جاتا ہے۔

پس از من شعر من خوانند و دریا بند و میگو بند
جہانے را دگرگوں کرد یک مردے خود آگاہے
عبدہ صورت گر تقدیر ہا
اندر او ویرانہا تعمیر ہا
چناں باز آمدن از لامکانش
درون سینہ او و درکف جہانش
لامکاں سے اس طرح واپس آئے کہ او
(جل جلالہٗ) سینہ میں اللہ تعالیٰ اور مٹھی میں اس کا جہان

Marfat.com

یا وسعت افلاک میں تکبیر مسلسل
یا خاک کے آغوش میں تسبیح و مناجات
وہ مذہب مردانِ خود آگاہ و خدامت
یہ مذہب ملاّو نباتات و جمادات

جوش کردار سے مردان خدا کی تکبیر
صف جنگاہ میں بنتی ہے خدا کی آواز

طور موجے از غبار خانہ اش
کعبہ را بیت الحرم کاشانہ اش

مغز قرآں روح ایماں جان دیں
ہست حب رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

معنی حرفم کنی تحقیق اگر
بنگری بہ دیدہ صدیق اگر

قوت قلب و جگر گردد نبی صلی اللہ علیہ وسلم
از خدا محبوب تر گردد نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ
غالب کار آفریں کارکشا کارساز
خاکی و نوری نہاد بندہ مولا صفات
ہر دوجہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز

Marfat.com

کلام زندگی دیدار ذات است
طریقش زستن از بند جہات است

چناں باذات حق خلوت گزینی
ترا اوبیند او را تو بینی

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

وہ زمین ہے تو مگر اے خواجگاہ مصطفےٰ
دید کعبے کو ہے تیری حج اکبر کے سوا

Marfat.com

الاٹمنٹ نام اہلحدیث ومنسوخی لفظ وہابی

چھٹی کا ترجمہ جو ثناء اللہ امرتسری نے درج کیا ہے۔

چھٹی نمبری 1758ء مورخہ 3 دسمبر 1886ء از صاحب قائم مقام سیکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈیپارٹمنٹ بنام سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب بجواب آپ کی چھٹی نمبر 1044 مورخہ 18 جون 1886ء آپ کو تحریر کیا جاتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر جناب سی آئی ایچ سن سے اتفاق رائے کرتے ہیں کہ آئندہ سرکاری خط وکتابت میں وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔(اخبار اہلحدیث امرتسر 26 جون 1908ء)۔

ثناء اللہ امرتسری پنجاب میں اہل حدیث کے مشہور عالم ہوئے ہیں وہ ''شمع توحید'' کے صفحہ نمبر 40 میں لکھتے ہیں۔

امرتسر میں مسلم آبادی ہندو سکھ وغیرہ کے مساوی ہے اسی سال قبل قریباً سب مسلمان اس خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے۔ثناء اللہ نے 1937ء میں یہ بات لکھی ہے اس سے اسی سال قبل 1857ء تھا جب انگریزوں نے ہندوستان پر غداری سے کامل تسلط حاصل کیا۔(دنیائے اسلام کا صفحہ نمبر 10)۔

محمد جعفر تھانیسری نے ''تاریخ عجیب'' میں لکھا ہے۔

میری موجودگی ہند کے وقت (1278ھ) شاید پنجاب بھر میں دس وہابی عقیدہ کے مسلمان موجود نہ تھے اور اب 1296ء میں دیکھتا ہوں کہ کوئی گاؤں اور شہر ایسا نہیں ہے کہ جہاں کے مسلمانوں میں کم سے کم چہارم حصہ وہابی معتقد اسماعیل کے نہ ہوں۔

Marfat.com

''دارالعلوم دیوبند کے ایک بڑے جلسہ دستار بندی میں بعض حضرات اکابر نے ارشاد فرمایا کہ اپنی جماعت کی مصلحت کے لیے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان کیے جائیں تاکہ اپنے مجمع پر جو وہابیت کا شبہ ہے وہ دور ہو یہ موقع بھی اچھا ہے کیونکہ اس وقت مختلف طبقات کے لوگ موجود ہیں''۔

حضرت والا (یعنی تھانوی صاحب) نے بہ ادب عرض کیا کہ اس کے لیے روایت کی ضرورت ہے اور وہ روایات مجھ کو مستحضر نہیں''۔(اشرف السوانح جلد اول ص76)

مومن وہ ہے جو ان کی عزت پر مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

(امام احمد رضا قادری)

Marfat.com

امام ابوحنیفہ اور تقلید

......منزل تک پہنچانے کے لیے رہبر و رہنما بنا لیا کرتے ہیں، حکمت و دانائی کا یہی تقاضا ہے...... رہنما ایک ہی ہوتا ہے بیک وقت دو رہنما نہیں ہوتے، اس لیے مسلمانوں نے اماموں کو اپنا اپنا رہنما بنایا، قیامت کے دن بھی ہم اماموں کے حوالے سے پکارے جائیں گے (۱) یہ امام بھی اللہ کی عظیم رحمت و نعمت ہیں، چاروں (۲) نے ایک ہی چشمہ صافی سے فیض پایا ہے پھر کیوں نہ ہم جام بھر بھر کر پئیں...... تقلید زندگی کی ایک اہم ضرورت ہے...... ایک تہذیبی، تمدنی اور معاشرتی ضرورت، اس کے بغیر چارہ نہیں...... جو لوگ انسانی افکار اور انسانی معاشرے پر گہری نظر رکھتے ہیں وہ اس سے انکار نہیں کر سکتے...... دین و مذہب کے حوالے سے وہ ذات تقلید کی سب سے زیادہ مستحق ہے جو عہد نبوی سے سب سے زیادہ قریب ہو اور قرآن و حدیث فہمی میں سب سے زیادہ ممتاز ہو...... بلاشبہ وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (م 150ھ) ہیں...... آپ کی شان کیا بیان کی جائے...... قرآن حکیم کی سورۂ جمعہ آیت نمبر 2، 3 نازل ہوئی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ فرمایا (۳)...... اس طرح آپ کا ذکر قرآن میں بھی ہے اور حدیث میں بھی...... آپ کے جد امجد نے خاندان نبوت سے دعائیں لیں (۴) اور فیض حاصل کیا...... آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت فرمائی (۵)...... اور ان سے فیض حاصل کیا (۶)...... آپ نے احادیث اور فتاویٰ کے ان نادر مجموعوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا جو صحابہ کرام نے مدوّن کئے تھے...... آپ نے احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ اس وقت مدوّن فرمایا جب بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف

Marfat.com

وغیرہ کتب احادیث بھی مدوّن نہ ہوئی تھیں (۷)..... آپ نے کوفہ میں صحابی رسول، فقیہ اُمت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مسند پر بیٹھنے کا شرف حاصل کیا (۸)..... آپ نے قرآنی آیات اور احادیث نبویہ پر برسوں غور وفکر کر کے مسائل مستنبط فرمائے..... اور قانون شریعت کا ایک عظیم ذخیرہ عطا فرما کر مستقبل میں آنے والے فقہاء پر احسان فرمایا (۹)..... آپ سابقون الاوّلون کے پیروکار تھے جن سے اللہ راضی اور وہ اللہ سے راضی (۱۰)..... آپ کا عہد مبارک خیر القرون کی بشارت سے مشرف ہوا (۱۱)..... آپ ملت اسلامیہ کے عظیم محسن ہیں..... سعادت مند محسن کا احسان مانتے ہیں، بدبخت و بدنصیب احسان فراموش ہوتے ہیں..... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ملت اسلامیہ کے اُن سعادت مندوں میں ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے احسانات یاد رکھے اور ملت اسلامیہ کو ان کے بے مثال علم وتقویٰ سے آگاہ فرمایا۔

ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کے مستحبات میں سے کسی ایک مستحب کے ترک ہونے کی وجہ سے چالیس سال کی نمازوں کو قضا فرمایا تھا (۱۲)۔

غور فرمائیں جس کے زہد وتقویٰ کا یہ عالم ہو کہ دور جدید کے علماء کی ایک جماعت بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی وہ ملت کی امامت کے لائق نہ ہوگا تو کون ہوگا؟..... حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ امام ابوحنیفہ، حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے فیض یافتہ تھے (۱۳)۔ خاندان نبوت کا یہی فیض ہے جس نے فقہ حنفی کو بہت بلند کر دیا ہے..... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے روحانی مشاہدات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ولایت کے کمالات فقہ شافعیہ کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں اور نبوت کے کمالات کو فقہ حنفی کے ساتھ مناسبت ہے (۱۴)۔

پھر اسی مکتوب میں آگے چل کر فرماتے ہیں:

اور اس وقت حضرت خواجہ پارسا قدس سرہ کی اس بات کی حقیقت بھی معلوم ہوگئی

Marfat.com

جوانہوں نے ''فصول ستہ'' میں نقل کی ہے کہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نزول کے بعد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر عمل کریں گے۔ (۱۵)

بظاہر یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے مگر ایک دوسرے مکتوب میں اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اور یہ جو خواجہ محمد پارسا قدس سرہ نے ''فصول ستہ'' میں لکھا ہے، ''حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نزول کے بعد امام ابوحنیفہ کے مذہب کے موافق عمل کریں گے''..... ممکن ہے کہ اس مناسبت کے باعث لکھا ہو جو کہ امام ابوحنیفہ کو حضرت روح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے یعنی حضرت روح اللہ کا اجتہاد حضرت امام اعظم کے اجتہاد کے موافق ہوگا نہ یہ کہ وہ ان کے مذہب کی تقلید کریں گے کیوں کہ آپ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اس سے بہت بلند ہے کہ علمائے اُمت کی تقلید کریں (۱۶)۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پیروی سنت میں امام ابوحنیفہ کی استقامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

عجیب معاملہ ہے کہ امام ابوحنیفہ سنت کی پیروی میں سب سے پیش پیش ہیں حتیٰ کہ احادیث مرسل کو احادیث مسند کی طرح متابعت کے لائق جانتے ہیں اور اُن کو اپنی رائے پر مقدم کرتے ہیں اور اس طرح صحابہ کے قول کو حضرت خیر البشر علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی شرف صحبت کے باعث اپنی رائے پر مقدم رکھتے ہیں، دوسروں کا حال ایسا نہیں ہے (۱۷)۔

اسی لیے امام ابوحنیفہ نے وہ مقام حاصل کیا جو دوسرے حاصل نہ کر سکے، چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

حضرت امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ کی مثال حضرت عیسیٰ روح اللہ کی مانند ہے

Marfat.com

جنہوں نے ورع وتقویٰ کی برکت اور سنت کی متابعت کی بدولت اجتہاد واستنباط میں وہ بلند مقام حاصل کیا ہے کہ دوسرے حضرات کی فہم اس کے سمجھنے سے عاجز و قاصر ہے(۱۸)۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ورع وتقویٰ اور کمال اتباع سنت نبوی نے ان کو فقہ کا دریائے بیکراں بنادیا...... حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بلا تکلف وتعصب کہا جا سکتا ہے کہ مذہب حنفی کی نورانیت کشفی نظر میں دریائے عظیم کی طرح دکھائی دیتی ہے(۱۹)۔

آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں:

اور ظاہری طور پر بھی جب ملاحظہ کیا جاتا ہے تو اہل اسلام کا سوادِ اعظم (اکثریت) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا متبع ہے(۲۰)۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ امام ابوحنیفہ کی شان اجتہاد پر گفتگو کرتے ہوئے مخالفین کے بارے میں ایک مکتوب میں فرماتے ہیں۔

وہ ان کے اجتہادات کو دقت معانی کے باعث کتاب وسنت کے مخالف جانتے ہیں اور ان کو اور ان کے اصحاب کو، اصحاب رائے خیال کرتے ہیں، یہ سب کچھ ان کے علم کی حقیقت ودرایت تک نہ پہنچنے اور ان کے فہم وفراست پر مطلع نہ ہونے کی وجہ سے ہے...... اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے آپ کی فقاہت کی باریکی سے تھوڑا سا حصہ حاصل کیا ہے، فرماتے ہیں:

الفقهاء كلهم عيال ابى حنيفه (سب کے سب فقہاء ابوحنیفہ کی عیال ہیں)۔

ان کم نظر معترضین کی جرأت پر افسوس ہے کہ اپنے قصور کو دوسروں کی طرف منسوب کرتے ہیں(۲۱)۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے بجا طور پر اظہار افسوس فرمایا، ایسے عظیم الشان ہستیوں کی تقلید

Marfat.com

سے انکار کرنا اور دور جدید کے کسی عالم کو اپنا پیشوا و امام بنانا انصاف اور دانائی کے سراسر خلاف معلوم ہوتا ہے۔ قرآن و حدیث کا مطلب و مفہوم سمجھنے کے لیے کسی نہ کسی عالم کی ضرورت تو ہوگی، تو اس فطری ضرورت کو پورا کرنے کے لیے خیر القرون کو چھوڑ کر شرّ القرون کے کسی مولوی کی تقلید کرنا نہایت ہی حیرت ناک ہے اور امام ابو حنیفہ کے ورع و علم کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی باتیں نہ ماننا اور بھی حیرت انگیز ہے..... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایسے مخالفین کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> حق سبحانہ و تعالیٰ ان حضرات کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ دین کے پیشوا اور اہل اسلام کے سردار کی دل آزاری نہ کریں اور اسلام کے سوادِ اعظم کو ایذا نہ دیں (۲۲)۔

آگے چل کر اسی مکتوب میں بڑی دل لگتی بات فرمائی۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

> وہ لوگ جو دین کے اکابر کو، صاحب رائے، جانتے ہیں اگر وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ بزرگوار اپنی رائے سے حکم کرتے تھے اور یہ کتاب و سنت کی متابعت چھوڑ دیتے تھے تو ان کے فاسد خیال کے مطابق اہل اسلام کا سوادِ اعظم گمراہ اور بدعتی ہوا بلکہ گروہِ اسلام سے بھی باہر ہوگا۔ اس قسم کا اعتقاد وہی بے وقوف جاہل کرسکتا ہے جو اپنی جہالت سے بے خبر ہے یا پھر وہ زندیق جس کا مقصد دین اسلام کے نصف حصہ کو باطل کرنا ہے (۲۳)۔

حقیقت یہ ہے کہ ملت اسلامیہ میں جن افکار و نظریات نے انتشار پیدا کیا یا جو افکار و نظریات انتشار پیدا کر رہے ہیں، وہ دورِ غلامی کی یادگار ہیں، ہماری آزادی بھی دورِ غلامی سے کم نہیں، اس لیے ان افکار و نظریات کی حقیقت کا اندازہ لگانا مشکل نہیں..... راقم کے نزدیک مذہبی سطح پر دورِ جدید میں جو نئے افکار آ رہے ہیں، ان کا تعلق سیاست اور صرف سیاست ہے۔ جس کے نرغے میں پورا عالم اسلام ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ملت اسلامیہ کے لیے تقلید کو لازمی قرار دیتے ہیں، آپ کے نزدیک اولیاء اللہ اور صوفیاء باوجود اپنی عظمت و بزرگی کے تقلید کے مکلّف ہیں..... ایک مکتوب

Marfat.com

میں تحریر فرماتے ہیں:

احکام اجتہادیہ میں مجتہدین کرام کی تقلید کرنے میں ولایت خاصہ والے حضرات، عام مومنین کے برابر ہیں، ان کے کشوف والہامات ان کو فضیلت نہیں بخشتے اور تقلید سے باہر نہیں نکالتے...... حضرت ذوالنون مصری، بایزید بسطامی، جنید بغدادی اور شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہم احکام اجتہادیہ میں عام مومنین زید، عمر، بکر اور خالد وغیرہ کے ساتھ مجتہدین کی تقلید کرنے میں مساوی ہیں، ہاں ان بزرگوں کی بزرگی دوسرے امور میں ہے (۲۴)۔

اللہ اکبر! حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا کتنا بلند مقام ہے کہ جلیل القدر اولیائے کرام بھی ان کی تقلید کے مکلّف ہیں پھر اوروں کی بات کیا کی جائے؟......

جب ائمہ اربعہ یا سلف صالحین کی پیروی کی بات کی جاتی ہے تو بعض حضرات یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ کفار ومشرکین بھی یہی کیا کرتے تھے کہ اگلوں سے یہی چلا آرہا ہے، ہمارے آباؤ اجداد یہی کرتے رہے ہیں...... اللہ اکبر! کفار ومشرکین کے آباؤاجداد تو کفار ومشرکین ہی تھے اس لیے ان کے قول کو اُن مسلمانوں پر منطبق کرنا جن کے آباؤاجداد پاک باز و پارسا تھے، دوسرے لفظوں میں یہ کہنا ہے کہ معاذ اللہ وہ کفار ومشرکین کے مثل تھے، یہ کہنا کتنی بڑی جرأت ہے؟...... سورۂ فاتحہ میں انہیں پاک بازوں کے نقش قدم پر چلنے کے لیے مولیٰ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے...... حیف کہنے والے نہ کچھ نہ سوچا اور کیا کہہ گیا؟ (۲۵)......

حضرت الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سلف صالحین کی اتباع و پیروی کے بغیر نجات کو ناممکن قرار دیتے ہیں۔ ایک مکتوب میں آپ فرماتے ہیں:

تمام تقریروں کا خلاصہ اور تمام نصیحتوں کا لب لباب دیندار لوگوں اور صاحب شریعت حضرات کی صحبت میں خوش رہنا ہے۔ دین وشریعت کا پابند ہونا، اہل سنت و جماعت کے طریقے کے سلوک سے وابستہ ہے جو عام فرقہ ہائے اسلامیہ کے درمیان فرقہ ناجیہ (نجات پانے والا فرقہ) کے نام سے منسوب ہے۔ ان بزرگوں کے اتباع کے بغیر نجات ناممکن ہے اور ان لوگوں کی

Marfat.com

آراء کی پیروی کے بغیر فلاح دشوار ہے، اس بات پر تمام عقلی و نقلی اور کشفی دلائل شاہد ہیں، ان میں اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں ہے...... اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص ان بزرگوں کے صراط مستقیم سے رائی کے دانے کے برابر بھی ہٹ گیا ہے تو اس کی صحبت کو زہر قاتل جاننا چاہئے، اس کی مجالست کو سانپ کا زہر سمجھنا چاہئے (۲۶)۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے سچ فرمایا بے شک ایسے پراگندہ خیالوں کی صحبت عمر رسیدہ، صحیح العقیدہ مسلمانوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ راقم کا ذاتی مشاہدہ ہے۔ اس لیے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نہایت ہی سخت لہجے میں ایسے آزاد خیالوں کی صحبت سے دور رہنے کی ہدایت فرمائی ہے، اکبر بادشاہ کے زمانے میں ہمارے زمانے کی طرح بہت سے آزاد خیال اور بے لگام مسلمان پیدا ہو گئے تھے...... اگر ایمان و اسلام محبوب ہے تو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی اس نصیحت کو یاد رکھنا چاہئے......

ایک مکتوب میں آپ فرماتے ہیں:

> بے باک (آزاد خیال) طالب علم خواہ کسی فرقے سے ہوں، دین کے چور ہیں، ان کی صحبت سے پرہیز کرنا ضروریات دین میں سے ہے۔ یہ فتنہ فساد جو دین میں پیدا ہو گیا ہے اس جماعت کی بدبختی کی وجہ سے ہے کہ انہوں نے دنیاوی اسباب کی خاطر اپنی آخرت کو تباہ و برباد کر دیا ہے (۲۷)۔

انسان صحبت سے بنتا، بگڑتا ہے، اس لیے اچھی اور بُری صحبت میں تمیز ہی انسان کو انسان بناتی ہے...... اگر یہ تمیز نہیں تو انسان، انسان ہی نہیں...... اللہ تعالیٰ ہم کو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین! انہیں کا نقش قدم، صراط مستقیم ہے، انہیں کے افکار و خیالات حبل اللہ ہیں۔ انتشار و افتراق کے اس تاریک دور میں اللہ تعالیٰ کی اس رسی کو مضبوطی سے تھام لیں تا کہ منزل مراد تک پہنچ سکیں۔ آمین

محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

حوالہ جات:

۱- قرآن حکیم، سورۂ اسراء، آیت نمبر 71۔

۲- (الف) امام ابوحنیفہ (م، 150ھ)۔

(ب) امام مالک بن انس (م، 179ھ)۔

(ج) امام محمد بن ادریس شافعی (م، 204ھ)۔

(د) امام احمد بن حنبل (م، 241ھ)۔

۳- بخاری شریف، لاہور 1991ء، ج2، 973، حدیث نمبر 889۔

۴- خطیب بغدادی: تاریخ بغداد، مصر 1931ء، ج13، ص326۔

۵- معجم المصنفین، ج2، ص23۔

۶- جلال الدین سیوطی: تبلیض الصحیفہ بحوالہ شرح مسلم جلد اوّل، لاہور ص6-9۔

۷- کتاب الآثار بروایت محمد بن حسن، حافظ ابن حجر عسقلانی، الایثار بمعرفۃ رواۃ الآثار۔

۸- موفق بن احمد مکی: مناقب موفق، ج1، ص64۔

۹- ایضاً، ج2، ص133، جلال الدین سیوطی: ذیل الجواہر، ج2، ص72۔

۱۰- قرآن حکیم، سورۂ بیّنہ، آیت نمبر 8۔

۱۱- مشکوٰۃ، کتاب المناقب، باب مناقب صحابہ، حدیث نمبر 4۔

۱۲- احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اوّل، مکتوب نمبر 29، ص112۔

۱۳- ایضاً، مکتوب نمبر 289، ص397۔

۱۴- ایضاً، مکتوب نمبر 282، ص346۔

۱۵- احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اوّل، مکتوب نمبر 282، ص346۔

۱۶- ایضاً، جلد دوم، مکتوب نمبر 55، ص201۔

۱۷- ایضاً، ص201۔

۱۸- ایضاً، ص200۔

۱۹، ۲۰- ایضاً، ص201۔

نوٹ: چند سال قبل ایک عرب محقق نے ائمہ اربعہ کے پیروکاروں کے اعداد و شمار جمع کیے تھے۔ اس کے مطابق حنفی کی تعداد (86.5) ساڑھے چھیاسی کروڑ تھی، شافعی کی تعداد (4.5) ساڑھے چار کروڑ، مالکی کی تعداد (4) چار کروڑ اور حنبلی کی تعداد صرف (40) چالیس لاکھ۔ (مسعود)

۲۱- احمد سرہندی: مکتوبات، جلد دوم، مکتوب نمبر 55، ص201۔

۲۲- ایضاً، ص201-202۔

Marfat.com

۲۳- ایضاً ص202۔

۲۴- ایضاً ص203۔

۲۵- سید محمد بن علوی مالکی حسنی نے اپنی کتاب **ھُوَ اللہ** کے صفحہ 71 پر عنوان **الاستدال بالٰایات فی غیر محلھا الوارد** میں اس طرزِ فکر کا تعاقب فرمایا ہے۔

۲۶- احمد سرہندی: مکتوبات، جلد اوّل، مکتوب نمبر 213، ص93۔

۲۷- ایضاً ص93۔

نوٹ: جن حضرات کی عالمی سیاست پر نظر ہے اور جو راز درونِ خانہ سے واقف ہیں، وہ اس مکتوب کے آخری جملے کی معنویت اور گہرائی کا صحیح ادراک رکھتے ہیں۔ (مسعود)

Marfat.com

قرآن، حدیث، فقہ اور تاریخ کی روشنی میں

اندلس کے مسلمان حکمرانوں کی تحریکِ شتمِ نبوت کے انسداد کے لیے شمشیر زنی

حفاظتِ ناموسِ حضور ﷺ کی اہمیت

صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلّم

ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ

ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی

بزمِ رضویہ رجسٹرڈ لاہور

Marfat.com

Marfat.com

دیدہ زیب اعلیٰ کوالٹی

کے

قرآنِ پاک و پارہ سیٹ

علم دین پبلشرز

فون 042 7029415 موبائل 0300-4043954

Marfat.com

دیدہ زیب اعلیٰ کوالٹی

کے

قرآن پاک و پارہ سیٹ

اردو بازار لاہور۔ پاکستان

علم دین پبلشرز

[illegible] پاکستان
فون: 042 7029415 موبائل: 0300-4043954

Marfat.com